رساله هذا تصنیف مبارک حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاه بادشاه عادل

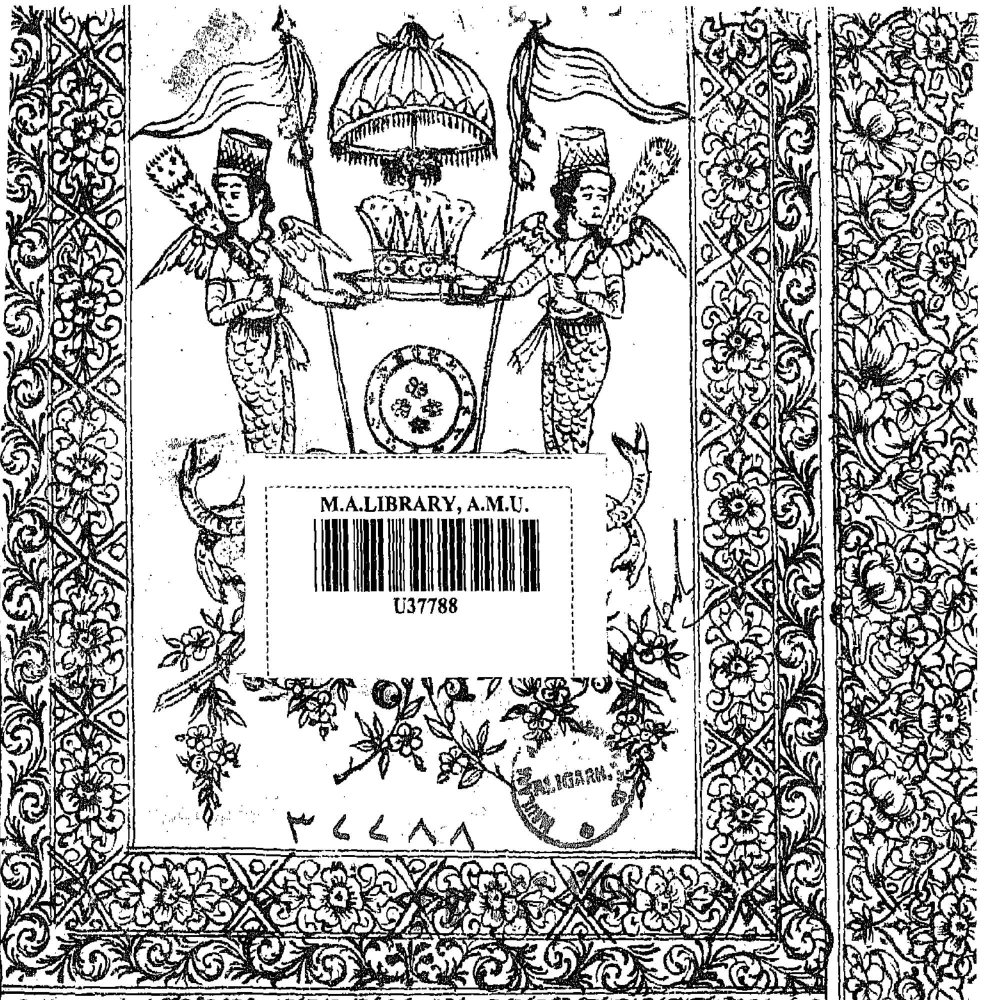
قیصر زمان سلطان عالم محمد واجد علی شاه بادشاه غازی خلد الله ملکه و سلطنته مسمی به

ارشاد خاقانی

۱۲۶۸

باهتمام جان نثار کپتان مقبول الدوله مرزا محمد مهدی علیخان

بجاه قبول در مطبع سلطانی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد پیش کرنی شکر اوس ایجاد کرنیوالی کی کہ گہر دنیا اور آخرت کا
کمال تقطیع اور موزونیت سی اُسکا بنایا ہوا ہی اور خیمہ
فلک مدور کا بی اسباب اور اوتاد کی اوسکا اوٹہایا ہوا ہی
اور تعریف اُس قاصد کی کرتا ہون جو آسمان کی دائرون کو

طی کرکی مقام اوادنی مین ٹہرا اور اپنی بازونکی زور کو اوسی
قاب قوسین کی ترازو مین تولا اور پہر تعریف اور مدح ایسی
امام کی کرتا ہون جو قافئی کیطرح بیت خدا مین پیدا ہوا اور
اسکی تیغ کی مصرع نی صیقل کی طرح شرک کا زنگ عالم کی آئینی
سی دور کیا اب ذرہ بیمقدار اختر حقیر مترجم رسالہ
میر شمس الدین فقیر کا خدمت مین طالبان فن شعر کی عرض
کرتا ہی کہ شعر کی مشتاقون کو علم عروض اور قافئی کا بہی
ضرور چاہئی اور موزون کرنی والون کو خبران دونون
فنونکی رکہنا واجبات سی ہی اگرچہ عجم کی شاعرون نی ان
دونون فنون کو عربی سی فارسی مین ترجمہ کیا لاکن کوئی
نسخہ ایسا کہ جمع کرنی والا عروض اور قافئی کا ہو کم مروج ہوا

اب اندنون یہ علم بالکل جاتا رہا تھا اس جہت سی یہ ذرہ بمقدار

ہرچند آفتاب ریاست فلک چہارم پر بلند رکھتا ہی اور والد مغفور

یعنی حضرت امجد علی شاہ نور اللہ مرقدہ کی زمانی سی الی الآن کہ فضل خدا سی

اب قریب تیس برس کی سن ہوا سوای شغل شعراور شاعری کی اورکوئی

شوق نہین ہوا اگرچہ سب بغیر علم عروض اور قافئی کی بی نمک تہا

اب چندیسی صراف دکان معانی بلبل بوستان ہمزبانی عقیدت کیش

دور اندیش فتح الدولہ بخشی الملک محمد رضاخان بہادر فتح جنگ

المتخلص بہ برق حاضر حضور رہوئی اسی زمانہ تین برس کا یا کچہ زیادہ

گذرا ہوگا کہ چرچا فن شعر کا پہر تازہ ہوا حقیقت مین بہادر

موصوف حکیم اس فن کا ہی مولف کوبہی ذوق وشوق

عروض اور قافئی کیطرف اور میلان طبیعت کا اسواسطی

کہ چار کی محفل مین جواب دینی سی عاری ہنہون بہت بڑہ گیا اور یہ جینی

چاہا کہ تہوڑا سا مفید مطلب ان دونون فنونکا زبان اردوی معلے

کہ مروج اس زبان مبارک کی فقط ہم لوگ ہین کسواسطی کہ جو کلام کے

زبان پر آجای اُسپر احتیاج دلیل کی ہنین چاہئی لکہون اسطرح

کہ ان دونون فنون کی حاصل کرنی والونکو کافی ہو اور کوئی رسالہ

دیکہنی کی احتیاج نرہی کیا عجب کہ طالبان ذی شعور کو پسند ہو

اور موزون کرنیوالونکو نافع ہو اور اسوسیلی سی ہمکو یاد کرین

اور بنا اس رسالی کی ایک مقدمہ اور دو رکن پر قرار پائی اور نام

اسکا حکم اختصر رکہا گیا اور تاریخ اسکی اسی سی نکلتی ہے ۱۲۶۹

پہلا رکن علم مین عروض کی ہی اور اسمین کئی فصلین ہین

مقدمہ جاننا چاہئی کہ کلام برابر تلی ہوئی اور قافیہ دار کو زبان دانونکے

اصطلاح مین شعر کہتی ہین اوس کلام کرنی والی کی قصد سی اسکو صحیح جانتی ہین

اور اگر بقصید کلام کنندہ کی زبان سی کلام مثلا ہو انکل جای وہ شعر کی گنتی مین

نہین چنانچہ بہت فقری جناب باری کی موزون ہین مگر بموجب مَا عَلَّمنَاہُ

الشِّعرَ کی داخل شعر نہین اور قاعدہ اشعار کی وزنون کا کئی

حروف مرکب ہین کہ جنکو اصول افاعیل کہتی ہین اور ارکان

بہی کہتی ہین اور وہ دس لفظ ہین دو اسمین پانچ پانچ حرف کی ہین

اور آٹھ اسمین سات سات حرف سی مرکب ہین وہ جو کہ پنج

حرفی ہین اونہین خماسی کہتی ہین اور وہ جو کہ ہفت حرفی ہین انہین سباعی

کہتی ہین اب مین پہلی خماسی کو لکھتا ہون وہ یہ ہین فعولن فاعلن

اور یہ ہفت حرفی ہین جنہین سباعی کہتی ہین مفاعیلن فاعلاتن

مستفعلن مفاعلتن متفاعلن مس تفع لن فاع لاتن

مفعولات اس مفعولات مین ت کو پیش ہی بن تنوین کے

اور اجزا اس افاعیل کی تین چیزین ہین سبب اور وتد

اور فاصلہ سبب بنا ہی دو حرفونسی اگر دوسرا حرف اسکا

ٹھہرا ہوا بی اعراب یعنی بی زبر اور زیر اور پیش کی ہو اسی سبب

خفیف کہتی ہین اور اگر ہلتا ہوا یعنی متحرک ہو اسی سبب ثقیل

کہتی ہین اب مین وتد کو بیان کرتا ہون کہ وتد کی ترکیب

پائی ہی تین حرفونسی اگر بیچ کا حرف اسکا ٹھہرا ہوا ہو یعنی ساکن ہو

اوسی وتد مفروق کہتی ہین اور اگر آخر کا حرف ساکن آئی

اُسی وتد مجموع اور وتد مقرون دونون طرح کہتی ہین اب مین

فاصلی کو بیان کرتا ہون کہ فاصلی کی ترکیب پائی ہی تین

حرف ہلتی ہو ونسی یعنی متحرک ہو ایک کی بعد ایک برابر اور ایک

حرف ٹھہری ہوئی سی یعنی ساکن یہ سب ملاکر چار حرف ہوئے
تین ہلتی ہوئی اور ایک آخر کا ساکن یعنی ٹھہرا ہوا اسی فاصلہ
صغری کہتی ہین اور اگر چار حرف ہلتی ہوئی یعنی متحرک
با اعراب یعنی مع زیر اور زبر اور پیش ہون اور ایک آخر کا
ٹھہرا ہوا یعنی ساکن ہو اُسکا نام فاصلہ کبری ہی للمولفہ
اب یہان دونون فاصلی حقیقت مین اسم با مسمی ہین کس واسطی
کہ چھوٹی فاصلی سی بڑی فاصلی مین حرف بھی زیادہ ہین تمام ہوا
قول مولف کا ابو یعقوب سکاکی اپنی کہی ہوی کتاب مفتاح العلوم
مین بیان کرتا ہی کہ ایک گروہ نی اس فن کی فاصلہ صغری کو
سبب ثقیل اور خفیف سی اور فاصلہ کبری کو سبب ثقیل اور
وتد مجموع سی گنا ہی اور بذاتہ قرار نہین دیا اب یہ تو آپ جان چکی

اب اصول افاعیل کی باب مین عرض کرتا ہون ملاحظہ کیجی
کہ فعولن مرکب ہوا ہی ایک وتد مجموع اور ایک سبب
خفیف سی اور وتد مجموع سبب خفیف کی اوپر واقع ہوا ہی۔
اور فاعلن اولٹا اسکا ہی اور مفاعیلن مرکب ہوا ہی ایک وتد
مجموع اور دو سبب خفیف سی اور وتد مجموع دونون سبب خفیف
کی اوپر واقع ہوا ہی اور مستفعلن اولٹا اسکا ہی اور فاعلاتن مرکب ہی
وتد مجموع سی درمیان دو سبب خفیف کی اور مفاعلتن مرکب ہی
وتد مجموع اور فاصلۂ صغریٰ سی اور متفاعلن اولٹا اسکا ہی اور
مس تفع لن مرکب ہی وتد مفروق سی درمیان دو سبب
خفیف کی اور فاع لاتن مرکب ہی وتد مفروق سی اوپر دو سبب
خفیف کی اور مفعولات اولٹا اوسکا لیکن مس تفع لن مفروق کی خصوصیت

بحر خفیف اور مجتث سے کہتا ہے اور فاعلاتن مفروق بحر مضارع سے

جیسا کہ عنقریب ذکر کرونگا فصل جانا چاہیے کہ وزن عربی

شعرونکے ازروے حسبت وجو اوزقاعدے خلیل بن احمد کے

کہ جامع اس فن کا ہے رجوع پندرہ بحرونکی طرف کرتے ہیں اور

نام اون بحرونکے یہ ہین

لمؤلفه

بحر طویل و مدید اور بسیط و سریع

مقتضب اور وافر اور مجتث خوش سن چکے

آٹھوین ہے منسرح اور مضارع خفیف

بحر ہزج کامل اور تیرہوین لکھوتن رجز

ہے متقارب رمل اور متدارک ہے خوب

سولہونکے سولہ سب وزنسے کین آشکار

پہلی بحر طویل اور بیت اس بحر مین چار فعولن مفاعیلن
مین تمام ہو جاتی ہی اور دوسری بحر مدید اور بیت
اس بحر مین چار فاعلاتن فاعلن مین تمام ہو جاتی ہی
تیسری بحر بسیط اور بیت اس بحر مین چار مستفعلن
فاعلن مین تمام ہو جاتی ہی چوتھی بحر سریع اور بیت
اس بحر مین دو بار مستفعلن مستفعلن مفعولات مین تمام
ہو جاتی ہی پانچوین بحر خفیف اور بیت اس بحر مین
دو بار فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن مین تمام ہو جاتی ہی
چھٹی بحر منسرح اور بیت اس بحر مین چار مستفعلن مفعولات
مین تمام ہو جاتی ہی ساتوین بحر مضارع اور بیت اس
بحر مین چار مفاعیلن فاع لاتن مین تمام ہو جاتی ہی

آٹھوین ۸ بحر مجتث اور بیت اس بحر مین چار مس تفع لن فاعلاتن
مین پوری ہوجاتی ہی نوین ۹ بحر مقتضب اور بیت اس بحر مین
چار مفعولات مستفعلن مین تمام ہوجاتی ہی دسوین ۱۰ بحر وافر
اور بیت اس بحر مین آٹھہ مفاعلتن مین تمام ہوتی ہے
گیارھوین ۱۱ بحر کامل اور بیت اسمین آٹھہ متفاعلن مین تمام
ہوتی ہے بارھوین ۱۲ بحر ہزج اور بیت اسمین آٹھہ
مفاعیلن مین تمام ہوجاتی ہے تیرھوین ۱۳ بحر رجز
اور بیت اس بحر مین آٹھہ مستفعلن مین تمام ہوجاتی ہی
چودھوین ۱۴ بحر رمل اور بیت اس بحر مین آٹھہ فاعلاتن مین تمام
ہوجاتی ہے پندرھوین ۱۵ بحر متقارب اور بیت
اس بحر مین آٹھہ فعولن مین تمام ہوجاتی ہی اور بعد اسکی

ابو الحسن اخفش نی بحر متدارک نکالی ہی اور بیت اس بحر
مین بہی آٹہہ فاعلن مین تمام ہوجاتی ہی اور ہر ایک ان ساتون
بحرون مین سی ایک ایک رکن سی مرکب ہی یعنی بکرر کہی ہین جہیا
نہی کہ ہر ایک رکن کو ان بحرونکی رکنون مین سی جزو بیت کا
گنتی ہین اور اتمام جزوون کا آٹہہ جزو ہین اور ایسی بیت کو مثمن
کہتی ہین اور جو چہہ ٹکڑی رکہی اوسی مسدس کہتی ہین اور جسکی
چار ٹکڑی ہون اوسی مربع کہتی ہین اور عربی اشعار مین مثلث
اور مثنی اور موحد یعنی تین ٹکڑی اور دو ٹکڑی اور ایک ٹکڑا بہی
آیا ہی لیکن فارسی والون نی سوائی مثمن اور مسدس
اور مربع یعنی آٹہہ ٹکڑی اور چہہ ٹکڑی اور چار ٹکڑی کی استعمال
نہین کیا یعنی نہین کہا اور بیت مثمن اور مسدس اور مربع

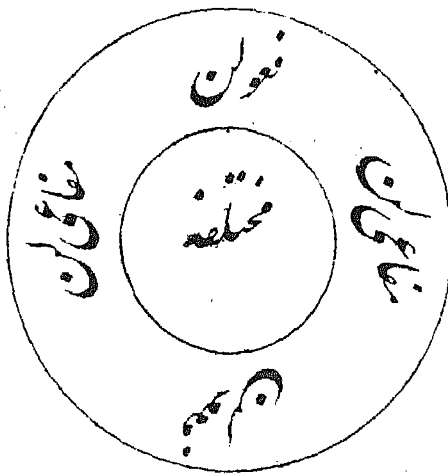
دو حصّی کی ہوتی ہی دونون مین سی ایک حصّی کو مصراع کہتی
ہین اور پہلی مصرع کی پہلی ٹکڑی کو صدر کہتی ہین اور اوسی مصرع
کی آخر کی ٹکڑی کو عروض کہتی ہین اور دوسری مصرع کی اوّل
کی ٹکڑیکو ابتدا اور اوسی مصرع کی آخر کی ٹکڑی کو ضرب بہی کہتی ہین اور عجز بہی
کہتی ہین اور دونون مصراعون کی بیچ کی ٹکڑونکو حشو کہتی ہین
اور حشو آٹہہ ٹکڑی والی اور چھہ ٹکڑی والی مصرع مین ہوتا ہے
اور چار ٹکڑی والا شعر حشو نہین رکہتا اور سب بحرون مین
سریع اور خفیف فقط چھہ ٹکڑی کی ہی اسی عربی مین مسدس الاصل
کہتی ہین یعنی آٹہہ ٹکڑون کی نہین ہوتی اور وہ چھہ ٹکڑی کی اصل
جسکی آٹہہ ٹکڑی کی ہو اوسی مجزو کہتی ہین معنی اسکی یہ کم کیا گیا ایک
ٹکڑا اوس مین سی اور جس بحر کی ٹکڑو نمین الٹ پہیر نہین ہوتا ہے

زحاف سی اُسی سالم کہتی ہین یعنی یہ سلامت ہی اور جس مین

اُلٹ پہیر زحاف سی ہوا وسی مزاحف کہتی ہین آگی موقع پر

بیان کرونگا **فصل** پہچان لیجی کہ بحر طویل اور مدید اور بسیط

ایک ہی دائرہ سی ہین اور دائرہ ان تینون بحرونکا یہ ہی



اور معنی ایک دائرہ ہونیکی یہ ہین کہ مثلاً فعولن مفاعیلن کو چار

دفعہ دائرہ کی خط کی اندر لکہہ کر اگر فعولن سی شروع کرو اور پڑہو

بحر طویل ہوجاتی ہی اور اگر لن سی شروع کرو اور پڑہو لن مفاعی

لن فعو وزن اسکا فاعلاتن فاعلن ہوتا ہی یہ بحر مدید ہو جاتی ہی

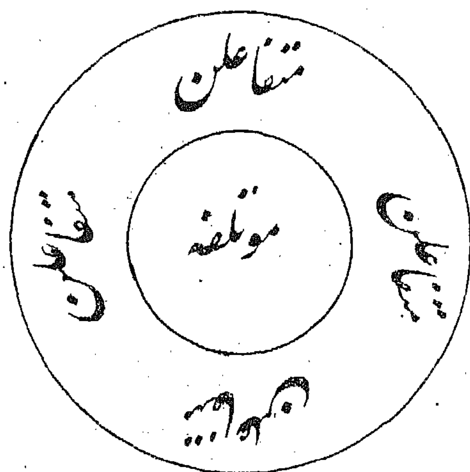
اور اگر عیلن سی شروع کرو عیلن فعولن مفا وزن پر مستفعلن

فاعلن کی بحر بسیط ہو جاتی ہی اور ان تینو نکی دائری کو مختلفہ

کہتی ہین اور وجہ نام دہر نی کی یہ ہی کہ رکنو نمین جو خلاف

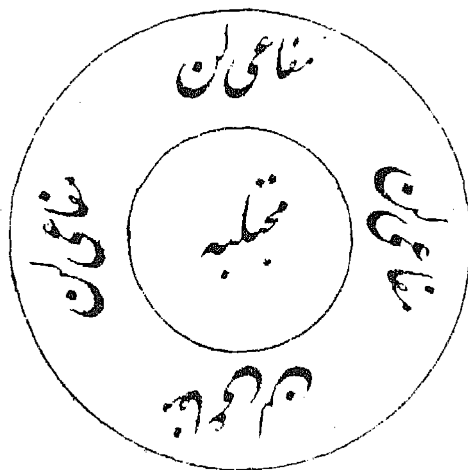
واقع ہوا ہی کہ بعضی پانچ حروف کی ہین اور بعضی سات حرف کے

ہین اور بحر کامل اور وافر ایک دائری سی ہین دائرہ کامل اور وافر کا یہ ہی



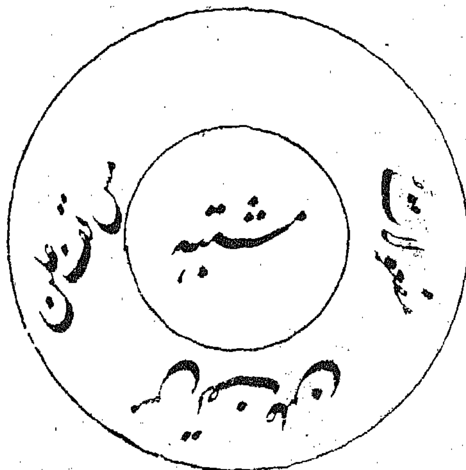
پس اگر متفاعلن کو دائری کی اندر مثلاً آٹھ بار لکھو اور متفا سے

شروع کرو بحر کامل ہو جاتی ہی اور اگر علن ہی شروع کرو
اور کہو کہ علن متفاوزن پر مفاعلتن کی بحر وافر ہو جاتی ہے
اور ان دونون بحرون کی دائری کو موتلفہ کہتی ہین اور وجہ
نام کی یہ ہی کہ رکنون نی آپس مین الفت کی ہی کسواسطی
کہ دونون رکن سباعی ہین اور بحر ہزج اور رجز اور
رمل ایک دائری مین دائرہ ہزج اور رجز اور رمل کا یہ ہے



اسواسطی کہ اگر مفاعیلن کو مثلاً آٹھ مرتبہ دائرہ مین لکھو اور مفاعی

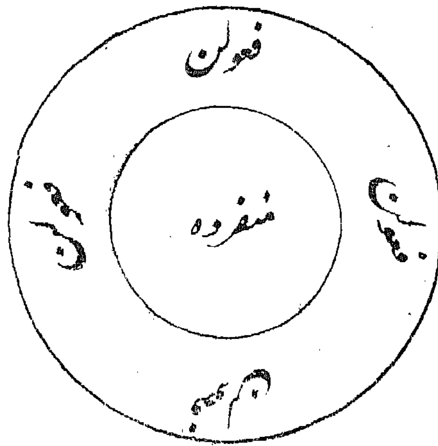
شروع کرو بحر ہزج ہو جاتی ہی اور اگر عیلن سی شروع کرو
اور کہو عیلن مفاوزن پہ مستفعلن کی بحر رجز ہو جاتی ہی اور
اگر لن سی شروع کرو اور کہو لن مفاعی وزن پر فاعلاتن کے
بحر رمل ہو جاتی ہی اور ان تینون بحرونکی دائری کو مجتلبہ
کہتی ہین اور وجہ نام دہرنی کی جلب ارکان یعنی کہینچنا رکنون کا
پہلی دائری کی رکنونسی ہی اور بحر سریع اور منسرح اور خفیف
اور مضارع اور مجتث اور مقتضب ایک دائری سی ہین



اسواسطی کہ اصل بحر سریع مس تفع لن مس تفع لن مفعولات
آتی ہی اگر انکو دائرےکی اندر لکھو اور دوسری مس تفع لن سی
شروع کرو اور کہو مس تفع لن مفعولات مس تفع لن بحر
منسرح چھہ ٹکڑےکی ہوجاتی ہی اور اگر تفعلن سی شروع کرو
اور کہو تفعلن مفعولات مس تفع لن مس وزن پہ
فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن کی بحر خفیف ہوجاتی ہی
اب یہان معلوم ہوتا ہی کہ تفع اس بحر کی مستفعلن مین وتد
مفروق ہی کسواسطی کہ مقابل وتد مفروق مفعولات کی
آیا ہی یعنی مقابل لات کی اور اگر علن سی شروع کرو اور
کہو علن مفعولات مس تفع لن مستف وزن پر مفاعیلن
فاع لاتن مفاعیلن کی بحر مضارع چھہ ٹکڑےکی ہوجاتی ہی

اب یہان ظاہر ہوتا ہی کہ فاع فا علاتن مین اس بحر کی وتد
مفروق ہی اسواسطی کہ برابر وتد مفروق مفعولات کی آیا ہے
اور اگر مفعولات سی شروع کرو اور کہو مفعولات مس تفع لن
مس تفع لن بحر مقتضب مسدس ہو جاتی ہی اور اگر عولات
سی شروع کرو اور کہو عولات مستفعلن مستفعلن مف وزن پیہ
مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن کی بحر مجتث مسدس ہو جاتی ہے
اور اس بحر مین بہی تفع مس تفع لن کا وتد مفروق ہی اوسی
قرینی سی جیساکہ ذکر کیا اسیطرح پر یہ چہون بحرین ایک ہی
دائری سی نکلتی ہین لیکن شرط یہ ہی کہ سب چہہ چہہ ٹکڑون کے
ہون آور ان چہون بحرونکی دائریکو مشتبہہ کہتی ہین اور وجہ
نام دہرنی کی مشتبہہ ہونا مس تفع لن اور فاع لاتن مفروقی

کا ساتھہ فاعلاتن اور مستفعلن مجموعی کی ہی لیکن بحر متقارب اکیلی
ایک ہی دائری سی نکلتی ہی دائرہ بحر متقارب کا یہ ہی
اور اسکا نام بہی منفردہ ہی اسواسطی کہ اکیلی ہے



اور ابو الحسن اخفش نی اسی دائری سی بحر متدارک کو نکالا
اسطرح کہ اگر آٹھہ فعولن کو مثلا دائری کی اندر لکھو اور فعو سی شروع
کرو بحر متقارب ہوجاتی ہی اور اگر لن سی شروع کرو اور
لکھو لن فعو وزن پر فاعلن کی بحر متدارک ہی تمام ہوئی

حقیقت دائرونکی لمولفہ بیچ بحر رجز مسدس مطوی کی شعر مختلفہ موتلفہ مجتلبہ

مشتبہ منفردہ پانچ ہوئی شعر (مختلفہ) بحر طویل اور مدید اور بسیط ہے

ایک ہی پرکار مین سب خوب یہ ہین شعر (موتلفہ) کامل و وافر کا بہی دائرہ ہے

بس کہ حسن کا اک دائرہ ہی شعر (مجتلبہ) بحر ہزج اور رجز اور رمل ہے

ایک ہی ہی دائرہ اک اک عمل شعر (مشتبہ) منسرح و بحر خفیف اور سریع

مقتضب و مجتث خوش پانچ ہوئین ؛ سن تو اسی اور مضارع بہی ہی خوش ہے

ایک ہی حلقی مین بہلی کیا ہی لگتی شعر (منفردہ) ہین متقارب متدارک بہی بہلی ہے

دونون یہان ایک ہی حلقی مین لکہین فصل کیفیت مین تقطیع کرنی اور تولنی

بیت کی اوسکی میزان مین کہ عبارت اصول افاعیل سی ہی پہچان لیجئے

کہ لفظ تقطیع کا لغت مین ٹکڑی ٹکڑی کرنی کی معنی پر ہی اور عروضیونکی

اصطلاح مین یہ ہی کہ جزو ہر بحر کی بیت کی وسن بحر کی اصول افاعیل

کی ٹکرون کی برابر کرین اسطرح پر کہ حرف حرکت کیا گیا برابر حر
متحرک کی اور ٹہرا ہوا برابر ساکن کی آئی اور اگر دو نون کے
حرکتون مین خلاف ہوگا جائز ہی جیسا کہ بات کہنا وزن پر
فاعلاتن کی آئی اور تقطیع مین حروف ملفوظہ یعنی بولی کی معتبر ہین
نہ لکھی ہوئی جیسا کہ الف ممدودہ پہلی کلمی مین آجائی اوسی دو
حرف کی جگہہ گنتی ہین جیسی کہ آؤ وزن پر فعلن کی عین کو ٹہرا کی
اور دائو دو وزن پر فعلان کی اور اسیطرح سی کبہی حرکت کو
حرف کی جگہہ حساب کرتی ہین جیسا کہ دل بیدل ادپر وزن
مفاعیلن کی زیر لام کا بجای حرف کے حساب کرتی ہین اور تشدید
والی حرف کو بہی دو حرف گنتی ہین مثل فرخ یا جیسی گنا
اردو مین وزن پر فعلن کی عین کو ٹہرا کی اور کبہی وصل کی الف کو

تقطیع مین گرا دیتی ہین جیسا کہ بس اب بس وزن پر فعولن

کی ہی اور اگر الف اس جگہہ پر بولا جائیگا نہین اور اس

صورت مین بس اب بس وزن پر مفعولن کی ہوگا اور اسطرح

واو عطف کا جس جگہہ بولا نجائیگا اوسکی پہلی کی حرکت کی

حساب مین گنتی ہین مثلاً من و تو وزن پر فعلن کی عین کو

زیر وہکی آئیگا اور جو بولا جائیگا من و تو وزن پر فعولن کے

ہوگا اور واو خواب اور خوش اور خور اور خوان اور مثل

اسکی تقطیع مین گرجائیگا اور اسیطرح ہی گریہ اور خندہ اور

آئندہ اور روندہ کی اور مانند اسکی چنانچہ لفظ گریہ کردم وزن پر

فاعلاتن کی آتا ہی لیکن اگر ہی بولی جاہی ساقط نہوگی مثل گریہ من

وزن پر مفتعلن کی اور اگر زیر کو ظاہر کرین ہی بجائی وحرفونکی

ٹہرتی ہی مثل گریۂ من وزن پر فاعلاتن کی ہوگا اور جسوقت
یہ ہی مصرع کی آخر مین پڑی گی تو حساب مین حرف
ساکن کی ہوگی جیسی اس بیت مین اختر کی فاعلاتن فعلاتن
فعلاتن فعلن بیت مثل آئینہ کہلا رہنا ہی تیرہ دیدہ
کیون نہ بنجائین یہ مہر و مہ و اختر دیدہ لفظ دیدہ آخر مین
دونون مصرعونکی وزن پر فعلن کی عین کو ٹہرا کی واقع ہوئی ہو
اور یہی اس جگہہ برابر نون فعلن کی پڑی ہی اور یہی
لفظ کہ اور چہ کی اور مثل اسکی گرجاتی ہی اور نون ساکن
یعنی ٹہرا ہوا کہ بعد حرف مدہ کی آئی اگر مصرع کی درمیان
مین ہو گرجاتا ہی اب حرف مدہ کی تفصیل سنئی ایک تو
وہ واو جو پیش والی حرف کی بعد آئی اور آپ ٹہرا ہوا ہو

دوسرے وہ الف کہ زبر والی حرف کی بعد آئی
اور آپ ٹھہرا ہوا ہو تیسرے وہ یا کہ زیر والی حرف کی
بعد آئی اور آپ ٹھہری ہوئی ہو مثل دون تمھین وزن پر
فاعلن کی اور کہان چلی ہین رہو وزن پر مفاعلن کے
لیکن اگر یہ نون مصرع کی آخر مین آئی حساب مین حرف
ساکن کی گنا جائیگا جیسا کی اس مصرع اخر مین جانِ
جہان رشک دہِ مہ رخان وزن پر مفتعلن مفتعلن فاعلان
کی آیا اور کبھی حرف ساکن یعنی دو ٹھہری ہو ونسی کہ برابر
واقع ہون دوسری ساکن یعنی ٹھہری ہوئی کو تقطیع مین
حرکت دیتی ہین مثل کار دارم وزن پر فاعلاتن کے
اور اگر بعد حرف مدہ کی دو ساکن آئین اگر وہ دو نون

ساکن برابر ایک متحرک کی ہون پہلا ساکن متحرک ہوجاتا ہی
اور دوسرا گرجاتا ہی مثل زیست بہر مو فاعلاتن کی وزن
اور اگر وہ دونون ساکن مقابل مین دو متحرک کی ہون دونون
متحرک ہوتی ہین مثل زیست بہر وزن مفتعلن کی آئی گا
کہہ چکا مین قاعدی تقطیع کرنی شعر کی فصل بیان مین
زحافات کی پہچان لی کہ زحف لغت مین اصل سی دور
ہونی کی معنی ہین چنانچہ سہم زاحف اوس تیر کو کہتی ہین کہ
نشانی سی دور پڑی اور اصطلاح مین کئی ایک تغیر
یعنی اولٹ پہیر ہین کہ اصول افاعیل مین آتی ہین اور اس
اولٹ پہیر سی بحر کا رنگ اور ہوجاتا ہی گویا اپنی اصل سے
دور ہوجاتی ہی اور ینا اولٹ پلٹ کی اصول افاعیل مین

تین طرح سی ہی اصل حروف سی کم کر دینا یا بڑہا دینا اوس پہ

یا ساکن کر دینا کسی حرف متحرک کا اور نام زحافات کی ان اشغال

سی ظاہر ہو جائینگے نظم ان زحافات عروضی سی جو تو

پوچھی مثال کہتا ہون ایک ایک تجھہ سی سن لی مجھسی ہوشیار

عصب و اضمار اور وقف وطی وخبن وقبض وکف بعد ازان

تشعیث وقصر وحذف وقطع ای بردبار دوسری ہی

وقص وعقل وکسف وخبل وشکل وقطف پھر اخذ و اصلم

ابتر ہی سن لی نامدار جدع و اثلم اور منحور اور تسبیغ و مذال

خزم وخرب و اہتم وجب اشتر اقصم ای نگار اب

ان سب پھیر بوجھنی پہلی اضمار ہی اور وہ لغت مین چھپانے

کی معنی پر ہی اور اصطلاح مین ساکن کر دینا متفاعلن کے

قی کا اور قاعدہ عروضیون کا یہ ہی کہ جسوقت کوئی رکن
اصول افاعیل سی بسبب زحاف کی غیر مانوس ہوتا ہی اوسی
بدل ڈالتی ہین اوس لفظ کی ساتہہ کہ اوسی وزن پر مانوس
اور مستعمل ہو اسواسطی متفاعلن مضمر کو بدل ڈالتی ہین مستفعلن
سی جیسی کہ اس قدیم مصرع مین مصرع صلوا علیہ وآلہ
وزن پر مستفعلن متفاعلن کی ہی اور مستفعلن سی اس جگہہ بدل
ڈالا ہی متفاعلن مضمر کو اسواسطی کہ یہ مصرع بحر کامل کا ہی
مثال ہندی اسکی یہ ہی مصراع ای جان تمسی تو کیا کہون
دوسری عصب وہ ساکن کرنا یعنی ٹہرا دینا لام مفاعلتن کا
اور یہ رکن جو معصوب ہوا مفاعیلن سی بدل ڈالا اور اضمار
سوای بحر کامل کی اور عصب سوای بحر وافر کی اور کسی

بحر مین نہین آتا مولّفہ میری نظر سی یہ گذرا کہ اعصاب جمع ہی
عصب کی اور عصب رگ و پی کی معنی پر ہی اور ٹہرا دینا
لام مفا علتن کا گویا سست ہونا ہوا اک فرع اصول افاعیل کا
شاید اس جہت سی عصب نام رکہا ہو سب زحافون کے
معنی لغوی لکہی مگر عصب کی معنی لغوی نہ لکہی معلوم نہین کہ کیا
وجہ ہوی تمام ہوا قول مولف کا تیسرا وقف اور وہ
معنی کہڑی ہونی کی ہین اور اصطلاح مین ساکن کرنا تاء
مفعولات کا اور اس صورت مین مفعولان کی ساتہہ بدل
دیتی ہین اور جس بحر مین کہ رکن مفعولات نہین ہی وہ
موقوف نہین آتی چوتہا خبن اور وہ لغت مین لپٹنا دامن کا
اور سینا اوسکا ہی تا چہوٹا ہو جاوی اور اصطلاح مین گرنا

حرف ساکن کا ہی سبب خفیف سی کہ اول رکن مین ہو اسطرح پر

کہ اگر فاعلن کو مخبون کرینگی فعلن عین کی زیر سی جاوی گا اور

فاعلاتن فعلاتن ہوجاوی گا اور مستفعلن مین جب خبن کرینگی

متفعلن رہ جاوی گا اوسی بدل ڈالین گی مفاعلن کی ساتھہ

اور مفعولات مین معولات فی کی پیش سی رہ جاوی گا اور اوسی

بدل ڈالین گی فعولات کی ساتھہ اور مس تفع لن

منفصل یعنی جدا ہی خبن کرنی سی حکم مستفعلن متصل یعنی ملی کا

رکھتا ہی اور جو بحران پانچ رکنون سی خالی ہی مخبون نہین ہوتی

پانچوان طی اور وہ لغت مین لپیٹنی کی معنی پر ہے اور

اصطلاح مین گرا دینا چوتھی حرف ساکن کا دو سبب خفیف سے

کہ بن فاصلی کی اول رکن مین ہون جسطرح ہر کہ رکن مستفعلن کو

جب مطوی کرینگی مستعلن ہوجاوی گا پہر اوسی بدل ڈالین
گی مفتعلن کی ساتہہ اور مفعولات مین مفعلات رہجاوی گا اوسی
بہی فاعلات سی بدل ڈالین گی ساتہہ ضمہ تی کی اور مس تفع
لن مفروق مین طی نہین آتا چہٹا قبض اور وہ لغت مین
لینی کی معنی پر ہی اور اصطلاح مین گرا دینا پانچوین حرف
ساکن کا ہی رکن مفاعیلن اور فعولن سی پہلی مین مفاعلن اور
دوسری مین فعول لام کی پیش سی رہجاوی گا ساتہو ان
کف اور وہ لغت مین بچار کہنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح
مین گرا دینا ساکن ساتہوین کا سبب سی جسوقت مفاعیلن
مین کف راہ پاوی مفاعیل ہووی گا اور فاعلاتن مین فاعلات
ساتہہ ضمی لام اور تی کی اور فاع لاتن منفصل بہی اس زحاف مین

حکم فاعلاتن متصل کا رکہتا ہی آٹہوان تشعیث اور وہ لغت مین

پریشان کر دینی کی معنی پر ہی اور اصطلاح مین گرا دینا ایک کا

دو متحرکو نمین سی وتد مجموع فاعلاتن مین مثل فاعاتن

یا فالاتن کی کہ بدل جاتا ہی مفعولن کی ساتہہ آگاہ ہو کہ تشعیث

مین چار مذہب ہین اول یہ کہ اوسمین قطع کیا ہی یعنی فاعلاتن

کی وتد مجموع مین سی الف کو گرا دیا ہی اور لام کو ساکن کیا ہے

پس فاعلتن ہوگیا ساتہہ ٹہری ہوئی لام کی دوسرا مذہب

یہ ہی کہ اسمین خرم کیا ہی یعنی وتد مجموع علا مین سی عین کو

گرا دیا ہی فالاتن ہوا تیسرا یہ ہی کہ فاعلاتن مین خبن کیا ہے

بعد اوسکی مضمر یعنی عین کو علا کی ساکن کیا تو وزن پر فعلاتن

ساتہہ ٹہری ہوئی عین کی ہوا چوتہا مذہب یہ ہی کہ وتد

مجموع مین سی لام کو گرا دیا ہی پس وزن پر فاعلاتن کی ہو گیا
اسپر کوئی دلیل نہین چارون مذہب کسی طرح ہو نہین سکتے اسواسطی
کہ سطح اوس وتد مجموع مین ہوتا ہی کہ آخر رکن مین ہو اسیطرح خرم سے
سوا ہی رکن پہلی مفاعیلن کی جائز نہین اور اضمار بغیر بحر کامل ہو نہین
سکتا اور چوتھی مذہب پر کوئی دلیل نہین یہی کفایت کرتا ہے
لیکن نزدیک مولف کی ان چارون مذہب مین جو کچھہ محقق
نی لکھا ہی قریب قیاس کی ہی اور وہ یہ ہی کہ پہلی فاعلاتن میں
خبن کرکی عین علا کو ٹہرادیا تا فعلاتن کی وزن پر ہوا اور
اسکو مخبون مسکّن کہتی ہین پس قول محقق کا اور مذہب تیسرا
ایک ہی فقط نام کا فرق ہی اور نزدیک میری اولی یہ ہی
کہ یہ کہین کہ وتد مجموع فاعلاتن مین سی ایک حرف کی گرانیکا

نام تشعیث ہی حاجت دلیل کی نہین اسواسطی کہ اور زحاف
کونسی دلیل رکہتی ہین کہ اسکی واسطی چاہئی تو ان قصر کہ وہ لغت
مین چہوٹی کرنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح مین گرا دینا حرف ساکن کا ہے
سبب خفیف مین سی جو کہ آخر رکن مین ہو اور اوسکی پہلی والے
حرف کا ساکن کرنا فعولن مین جب قصر کرینگی فعول بوقف لام
رہجائی گا اور مفاعیلن مین مفاعیل اور فاعلاتن فاعلات
اور پہر فاعلات کو فاعلان کی ساتہہ بدل ڈالتی ہین وسوان
قطع اور وہ لغت مین کاٹ ڈالنی کی معنی پر ہی اور اصطلاح
مین گرا دینا حرف ساکن کا ہی وتد مجموع سی اور پہلی والی
حرف کو ساکن کر دینا اور مستفعلن کو جب مقطوع کرینگی مستفعل
بسکون لام رہجائی گا اوسی مفعولن کی ساتہہ بدل ڈالین

کی اور متفاعلن متفاعل رہجائیگا اوسی فعلاتن کی ساتھہ

بدل ڈالین گی اور فاعلن فاعل بسکون لام ہوگا فعلن کی ساتھہ

بدل ڈالین گی ساتھہ سکون عین کی لیکن قطع فاعلاتن مین

اسطرح ہی کہ سبب خفیف آخر سی اوسکی گرادین اور اوسکی

وتد مجموع سی حرف ساکن کو گرادین اور پہلی والی حرف کو

ساکن کرین اس صورت مین بہی فاعل بسکون لام رہجائیگا

اوسی فعلن کی ساتھہ بدل ڈالین گی جیساکہ فاعلن مین کہاگیا

گیارہوان وقص اور وہ لغت مین گردن توڑنی کی معنی

ہین اور اصطلاح مین گرادینا تا ساکن کاہی متفاعلن مضمر سی

جسکی شرح کی گئی اس صورت مین مفاعلن رہجاتاہی اور

وقص سوای بحر کامل کی نہین آتا بارہوان عقل اور وہ لغت

مین باندھنی کی معنی ہین اور اصطلاح مین گرا دینا لام ساکن

کا ہی مفاعلتن معصوب سی کہ ذکر اوسکا آگی ہوچکا ہی اس صورت

مین مفاعتن رہجا ئیگا اور اوسی مفاعلن سی بدل ڈالینگے

اور یہ فقط بحر وافر مین آتا ہی تیرھوان کسف ساتہہ سین

بی نقطہ کی از روی صحت صاحب مفتاح کی اور وہ لغت مین

کاٹ ڈالنا اونٹ کی ایڑیکا ہی اور اصطلاح مین جمع ہونا

وقف اور کف کا ہی مفعولات مین کہ مفعولا رہجاتا ہی و اسکو

بدل ڈالتی ہین مفعولن کی ساتہہ اور شرح وقف اور کف کی

آگی ہوچکی ہی المولفہ اس جگہہ میر شمس الدین فقیر چوکی ہین

کہ اجتماع وقف اور کف مفعولات مین لکہا ہی ہرچند پہلی خود

لکہہ گئی ہین کہ کف سبب خفیف مین آتا ہی اس جگہہ سبب خفیف

کہان ہی کہ جس مین کف آیا بہتر یہ تہا کہ کسف کی معنی یہ لکہتی

کہ تا مفعولات کو گرا دینا ہی بعد وقف کی چودہوان خبل

اور وہ لغت مین ہاتہہ پانو نکا کاٹ ڈالنا ہی اور اصطلاح مین

جمع ہونا خبن اور طی کا مستفعلن مین اس صورت مین متعلن رہجاتا ہے

اوسکو بدل ڈالتی ہین فعلتن کی ساتہہ اور مفعولات مین معلات

رہجاتا ہی اوسی فعلات سی بدل ڈالتی ہین اور طی اور خبن کو

آگی بیان کرچکا ہون پندرہوان شکل اور وہ لغت مین

مشابہ ہونی کی معنی پر ہی اور اصطلاح مین ملجا ہونا خبن اور

کف کا ہی مستفعلن اور فاعلاتن مین اور جب یہ کرینگی

تو پہلی الارکن متفعل رہجائی گا مگر اسمین لام کو پیش دینا چاہیئی

چونکہ متفعل زبان پر اونکی گران ہی مفاعل سی بدل ڈالاجاتا ہی

اور دوسری رکن مین فعلات رکہین گی ساتہہ ضمی تی کے

۱۶
سولہوان حذف اور وہ گرا دینا سبب خفیف کا ہی آخر

رکن سی اس صورت مین فعولن سی فعو اور فاعلاتن سی فاعلا

اور مفاعیلن سی مفاعی رہجای گا پہلی کو فعل کی ساتہہ بدل ڈالین

گی ساتہہ فتحی عین کی اور سکون لام کی اور دوسری کو فاعلن

اور تیسری کو فعولن سی بدل ڈالینگے مولفہ معنی حذف کے

دور کرنی کی ہین فقیر نی بسبب اختصار کی بیان نکیا ہوگا

۱۷
سترہوان احذ ہی اور حذ لغت مین معنی پر کاٹنی اور توڑنی

کی ہین اور اصطلاح مین گرا دینا وتد مجموع کا ہی آخر رکن

سی پس اس صورت مین مستفعلن مین مستف اور متفاعلن

مین متفا اور فاعلن مین فا رہجای گا پہلی کو فعلن سی عین کے

سکون سی آور دوسری کو فعلن سی دونون متحرک کی آور
تیسری کو فع سی بدل ڈالین گی ۱۸ اٹھارہوان اصلم اور صلم
معنی اوسکی لغت مین جڑ سی کان کاٹ ڈالنی کی ہین
آور اصطلاح مین گرادینا وتد مفروق کا ہی رکن مفعولات سی
اور اس صورت مین مفعو رہجای گا اور اوسی بدل ڈالینگی
فعلن کی ساتھ عین کو ٹھہرا کی یعنی ساتھ سکون عین کی ۱۹ اونیسوان
قطف اور وہ لغت مین خوشہ توڑنی کی معنی پر ہی اور
اصطلاح مین جمع کرنا عصب اور حذف کا ہی مفاعلتن
مین اور اس صورت مین لام کو ٹھہرا کی مفاعل کہین گی
اور پہر مفاعل کو بدل ڈالینگی فعولن کی ساتھ اور
یہ فقط بحر وافر کی لئی ہی ۲۰ بیسوان ابتر اور بتر کاٹنی کو کہتی ہین

اور اصطلاح مین جمع ہونا حذف و قطع کا ہی فعولن مین

اس صورت مین نع رہتا ہی اکیسوان[۲۱] تسبیغ اور لغت مین

تمام کرنیکی معنی ہین اور اصطلاح مین بڑہا دینا الف کا ہی

آخر رکن سبب خفیف مین اگر مفاعیلن کو مسبغ کرو تو مفاعیلان

ہو جائیگا اور فاعلاتن فاعلاتان ہو جائیگا اُسی بدل

ڈالینگی فاعلیّان سی دو یائونکی ساتہہ بائیسوان[۲۲] اذالہ

اور یہ لغت مین دامن چوڑا کرنیکی معنی پر ہی اور اصطلاح

مین بڑہا دینا الف کا آخر رکن کی وتد مجموع مین جیسا کہ

مستفعلن مین مستفعلان اور متفاعلن مین متفاعلان ہوتا ہے

تیئیسوان[۲۳] جدع بی نقطی دال کی اور یہ لغت مین گر پڑنا

آگی کی دونون دانتونکا ہی اور اصطلاح مین گر پڑنا دونون

سبب خفیف کا ہی رکن مفعولات سی اور ٹھہرانا تی کا یعنی
ساکن کرنا ہی اس صورت مین لات رہ جایگا تی کو ٹھہرا کی
اوسی فاع کی ساتھ بدل ڈالین گی چوبیسوان [24] جب جیم کو
زبر دیکی اور یہہ لغت مین اخطہ کرنیکو کہتی ہین اور اصطلاح مین
گرا دینا دو سبب خفیف کا ہی رکن مفاعیلن سی اس صورتمین
مفا رہجاتا ہی اوسی بدل ڈالتی ہین فعل کی ساتھ پچیسوان [25]
اہتم او زاہتم لغت مین جڑ سی ٹوٹنا دانتون کا ہی اور اصطلاح
مین جمع کرنا حذف اور قصر کا رکن مفاعیلن مین اس صورتمین
مفا رہتا ہی عین کو ساکن کرکی یعنی ٹھہرا کی اوسی بدل ڈالینگے
فعول کی ساتھ چھبیسوان [26] خرم اور لغت مین ناک کاٹ ڈالنے کی
معنی ہین اور اصطلاح مین گرا دینا پہلی متحرک کا ہی وتد مجموع

سی جو اول رکن مین ہو اور یہ زحاف ہر جگہہ اک لقب

خاص سی بولا جاتا ہی مثلاً اگر پنج حرفی رکن کو کہ فعولن

ہوتا ہی مخزوم کرو اثلم کہین گے اور اسطح پر عولن

رہ جائیگا پہر اوسی بدل ڈالین گی فعلن کی ساتہہ اور

ثُلم ساتہہ پیش کی چہید کرنیکو کہتی ہین اور منتخب مین ثلم فتحی کے

ساتہہ آیا ہی اور رخنہ کرنی کی معنی ہین اور اُس رکن مین

جب خرم و قبض جمع ہو جائیگا تو عول رہ جائیگا اور

اوسی فعلُ کی ساتہہ بدل ڈالین گی اور اثرم نام رکہین گے

اور مفاعیلن کو جب مخزوم کرینگی تو اخرم کہین گی اور اگر

مفاعیلن مین قبض اور خرم جمع کرینگی اشتر نام رکہینگے

اور اگر کف اور خرم جمع کرینگی اخرب بولین گی اب غور سے

ملاحظہ کیجئی کہ پہلی صورت مین تو فاعیلن رہجاتا ہی اوسی

مفعولن کی ساتہہ بدل ڈالین گی اور دوسری صورت مین

فقط فاعلن رہ جائی گا اوسی نہ بدلین گی اور تیسری طرح پر

فاعیلُ لام کو پیش دیکی رہ جائی گا اوسی مفعولُ کی ساتہہ

نقل کرینگی اور مفاعلتن مین جب خرم و عصب جمع کرینگی

تو اقصم کہین کی اسطرح پر فاعلتن لام کو ٹہرا کر رہ جائی گا

اوسی مفعولن کی ساتہہ بدل ڈالین گی اور قصم لغت مین

توڑنیکو کہتی ہین اور شتر پہلی حرف کو زبر دیکی اور دوسرے کو

ٹہرا کی پلک کی پہرنیکو کہتی ہین اسیطرح لکہا ہی صراح مین

اور وجہ تناسب ان لفظونکی معنی لغوی اور اصطلاحی مین

ذی فہم پر ظاہر ہی اب ہوچکا بیان اصول افاعیل کی اُلٹ

پلٹ کا تفصیل وار اب آپ سمجھین کہ الٹ پلٹ کو زحافات کہتی ہین اور

ہر بحر مین یہی کام آتی ہین اور ہر بحر کئی کئی وزن پر ہوتی ہی سبب

زحافات کی اور رکن آپسمین ملجاتی ہین اب آپ یہ سمجھہ لیجئی کہ ہر بحر کی

اصل کو نامانوس رکن کونسی جو بدل بدل ڈالا ہی اوسی بہولئی

نہین کسواسطی کہ اکثر جگہہ یہ شبہی آپ کو پڑینگی اور اب مین

رفع اشتباہ کی واسطی کئی ایک مثالین ہر بحر سی فرض کر

کرتا ہون اور آپ اسی حساب پر اپنی شبہی رفع کر لیا کیجئی

فصل مثال مین بحرونکی آگی بہی مین عرض کرچکا ہون

کہ بحرین دو طرح پر ہوتی ہین اور دو ہی طرح پر جاری

ہین یا سالم یا مضاعف اور بحرونکی طریقی اور زحافات سب یہ

مین مفصل عرض کرچکا ہون اب پہر جی چاہتا ہی کہ کئی ایک مثالین

سالم اور مزاحف ہر بحر کی عرض کرون اور پھر
موافق قرینی کی رفع شبہہ کی واسطی ناپ جوکہہ
بحرونکی بیان کرون اسواسطی کہ طالبون پر اس فن کی
آسان ہوجان لیجئی کہ اس فن کی استادون نی
رفع شبہہ کی لئی اور بحرونکی ناپ جوکہہ کی لئی اک
قاعدہ کلیہ ٹہرایا ہی اور وہ یہہ ہی کہ جب ایک وزن
دو بحرون مین یا اُس سی زیادہ مین ملجاتا ہی جس
بحر مین کہ آسانی سی وہ وزن حاصل ہوتا ہی اُسکو
اُسی بحر سی اعتبار کرتی ہین جیسا کہ اس بیت مین حقیر کی

جلا جگر جہی کہ وہ ملا دلا　　　کبہی کبہی ملا کری کرون گلا

مفاعلن مفاعلن مفاعلن　　　مفاعلن مفاعلن مفاعلن

تقطیع اسکی مفاعلن مین تمام ہوتی ہی اور اگر بدلی ہوئی
مفاعلن کو مستفعلن مخبونسی کہین بحر رجز مسدس مخبون
ہوجائگی اور اگر مفاعلن مقبوض سی کہین بحر ہزج
مسدس مقبوض ہوتی ہے اب سمجھ لیجئی کہ مفاعلن
مستفعلن مخبونسی بدل کر حاصل ہوتا ہی اور مفاعیلن
مقبوض سی بن بدلی اسواسطی بحر ہزج سی سہل
اور قریب ہی اور یہی قاعدہ سب جگہہ شبہی مٹائیگا
اب مین مطلب سی پہلی عرض کرتا ہون کہ جو کچھہ عرب والون نی
بحرین اور زحافات اسکی عربی شعرون مین استعمال
کئی ہین عجم والون نی اکثر انہین کی پسند کئی اور اکثر
چہوڑ دئی اور حقیر نی بہی رسالہ مختصر زبان مبارک

اُردو کی معنی مین بیان کیا اسواسطی ہندی نی یہ
شرح عربی وزنونکی نہین کی تا طول کی جہت سی دیکہنی
اور پڑہنی والونکو ملال نہو بحر طویل مثمن سالم اور رکن
اُسکی یہ ہین فعولن مفاعیلن چار دفعہ بیت اختر

صنم تم ہمارا دل الم سی بہم کرد | بہت غم ہمارا پہر ستم سی کرم کرد
فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن | فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن

اور مزاحف یہہ بحر بہت کم آئی ہی اسواسطی کہ اوزان
مزاحف اور بحرونکی اوزانسی مل گئی ہین فقط سالم استعمال
مین ہی لہذا مینی ذکر نہین کیا بحر مدید مثمن سالم اور رکن
اسکی چار بار فاعلاتن فاعلن کہنی مین تمام ہوتی ہین تقطیع
یہہ ہی مطلع لمولفہ مین تو تجہسی کہہ چکا کیون نہ آیا تو صنم

دل تو سارا جاچکا وای صد غم اور ستم تقطیع یہ ہی

می تجھی فاعلاتن کہہ چکا فاعلن کون آیا فاعلاتن

تو صنم فاعلن دل تُسارا فاعلاتن جاچکا فاعلن وای صد

غم فاعلاتن ارستم فاعلن اگرچہ وزن اسکا بحر رمل

مثمن محذوف سی مشتبہہ ہوتا ہی مگر قاعدی کی موافق

جسطرحسی مین عرض کرگیا ہون بحر مدید سالم سی گنئی بحر مدید

مثمن مخبون فاعلاتن فعلن فاعلاتن فعلن مطلع لمولفہ

مین تو کہتا تہا تجہی سامنی کیون نرہا پاس سی دور ہوا

دل مری کیون نرہا تقطیع یہ ہی می تکہتا فاعلاتن

تہجی فعلن سامنی کو فاعلاتن نرہا فعلن پاس سی دو

فاعلاتن رہوا فعلن دل مری کو فاعلاتن نرہا

فعلن تقطیع اسکی چار فاعلاتن فعلن مین تمام ہوتی ہے
اور یہان رکن فاعلاتن کی سب جگہہ سالم اور رکن فاعلن
کی سب جگہہ مخبون آئی ہین اور یہہ بحر ہی بحر رمل مثمن
مخبون محذوف سی مل جاتی ہی اسطرح پر کہ جب
فاعلاتن مین خبن اور حذف کرینگی فعلا رہجائیگا اوسی
فعلن کی ساتھہ بدل ڈالین گی اور بحر مدید مین فعلن فاعلن
سی بی بدلی حاصل ہوتا ہی اور فقط ایک زحاف رکھتا ہی
پس لازم ہی کہ اسی بحر سی گنئی بحر مدید مثمن مخبون مذال
لمولفہ تجلی کہتا ہون صنم اسی سن جان جہان ؛ ترا قد سرو سہی
ترا موہنہ سترِ نہان ؛ اب اسکی تقطیع سن لیجئی فعلاتن
فعلن فعلاتن فعلان دو دفعہ اور یہان رکن فعلاتن کا

سب جگہہ مخبون اور فعلن حشو مین مخبون اور عروض وضرب
مین مخبون مذال آیا ہی چھپا نہ ہی کہ مذال اور مسبغ
جس جگہہ آئی گا اختلاف اسکا وزن بیت کو ضایع نکریگا
بحر بسیط مثمن سالم اور رکن اسکی مستفعلن فاعلن چار
دفعہ ہین للمولفہ دل دل نکر کس بلا کا دل تیرا ہو گیا
کلسی میان دل مرا ان گلبدن کھو گیا یہان سب رکن سالم
آئی ہین بحر بسیط مثمن مطوی للمولفہ اختر خوش تو قمر
باتین ہین تنک شکر ہین جو خبر بیخبر سیکہہ چکی ہین ہنسر
تقطیع اسکی مفتعلن فاعلن چار بار اور یہان رکن مستفعلن
سب جگہہ مطوی اور رکن فاعلن سالم آئی ہین نہین ہو سکتا
کہ وزن کو بحر مجتث مطوی محذوف سی اعتبار کرین

اسواسطی کہ مس تفع لن کہ خصوصیت بحر مجتث سی ہی کہتا ہی
مطوی نہین آتا بحر بسیط مثمن مخبون مثال اسکی لمولفہ

کبھی تو آکی یہی نکرہ یہ ناز پری		کرو خدا ہی خدا غضب ہی بی اثری

تقطیع اسکی مفاعلن فعلن چار دفعہ اور یہان سب رکن
مجبون آئی ہین بحر بسیط مسدس مطوی مثال لمولفہ

اب دل خوش کیا ہوا کہہ تو بھلا		غیر و نہین چرچا کیا عشق کیا

تقطیع اسکی دو بار مفتعلن فاعلن مفتعلن کہتی ہین تمام ہوجاتی
ہی اور یہان رکن مستفعلن سب جگہہ مطوی اور رکن فاعلن
سالم آتا ہی بحر وافر مثمن سالم مثال اوسکی یہ ہی
لمولفہ جلا دل خوش کیا رخ گل ملا سر غم دکہا رہ تر ہوا
تجہی کیا ستانہ ہجی برای خدا نکرہ یہ گلا تقطیع اسکی آٹھہ

مفاعلتن مین تمام ہوجاتی ہی یہان سب رکن سالم آئی ہین

بحر وافر مسدس معصوب مقطوف مثال اوسکی لمولفه

تمہاری ہاتہہ سی کبہی پہر نہ کہاون مین اپنی جان کبہی کبہی دل

جلاؤن تقطیع اسکی مفاعیلن مفاعلتن فعولان دو بار ہی

یہان رکن مفاعیلن کا صدر اور ابتدا مین معصوب اور

حشو مین سالم اور عروض اور ضرب مین مقطوف آیا ہے

بحر وافر مسدس معقول مقطوف مثال اسکی یہ ہی لمولفه

کبہی تیان کبہی دل خوش کبہی گل کہا ہی سخن ملی مل ملی مل

تقطیع اسکی مفاعلن مفاعلتن فعولن دو بار او یہان

صدر اور ابتدا معقول اور حشو سالم اور عروض اور ضرب

مقطوف آئی ہین بحر کامل مثمن سالم مثال اوسکی یہ ہی لمولفه

دل زار پر وہ عشق مین رنج غم سی خاک اوڑا چکا	
	جو دکھانا تہا غم یار مین کسی عشق مین وہ دکھا چکا

تقطیع اسکی آٹہہ متفاعلن مین تمام ہوتی ہی یہان سب رکن سالم ہین بحر کامل مثمن مضمر مثال اسکی یہ ہی لمولفہ

مری جان تجکو کیا ہوا کہ جو مارا پہرتا جابجا	
	یہ وفا ہی تجہی ستمگرین نہین غیر سی یہ التجا

تقطیع اسکی متفاعلن متفعلن چار بار مین تمام ہوتی ہے ایک رکن سالم اور ایک رکن مضمر علی الترتیب آیا ہی اور اس بحر مین سالم مضمر کی مقابل یا عکس اوسکی اگر ایک بیت مین لائین جائز ہی بحر کامل مسدس مضمر مذال مثال اوسکی لمولفہ دل غمزدہ جب گل ہوا پہر ہی سمان

ہئی ہجر ہی اب کیا بیان دل ہی کہان تقطیع
اس شعر کی دو بار مستفاعلن مستفعلن مستفعلان کہنی مین
تمام ہوجاتی ہیے اور یہان صدر او ابتدا سالم
اور عروض و ضرب مضمر مذال اور حشو مضمر آئی ہین اور
زحاف اس بحر مین عجمیونکی نزدیک اچھی نہین بحر ہزج
مثمن سالم اور رکن اس بحر مین آٹھہ مرتبہ مفاعیلن کہنی مین
تمام ہوجاتی ہین مثال اسکی شعر تری الفت مین ہر
سلطانکو رتبہ ہی گدائی کا سوا تیری کسی زینہ ہی عوی
خدائی کا یہان سب رکن سالم آئی ہین اور اکثر بعضی
سالم اور بعضی مسبغ آئین تو وزن مین خلل نہین ہوتا بحر
ہزج مثمن مقبوض مثال یہ ہی شعر لمولفہ مجھی کہا مجھی کہا

مجہی کہا نہین سنا نہین سنا نہین سنا نہین سنا مجہی کہا
تقطیع مفاعلن مفاعلن مفاعلن مفاعلن دو بار اور وزن
مین سب رکن مقبوض آئی ہین بحر ہزج مثمن اشتر مثال
یہ ہی شعر اوسکی در پہ سرگہسکر مری زندگانی ہو
مری ماتہی کا گہٹا عشق کی نشانی ہو تقطیع اسکی چار فاعلن
مفاعیلن مین تمام ہوجاتی ہی اور یہان ایک رکن
اشتر اور ایک رکن سالم بہ ترتیب آیا ہی بحر ہزج
مثمن اخرب مکفوف محذوف مثال اسکی لمولفہ
سن رکہو اسی دل کا لگانا نہین اچہا دنیا یہ بری ہی
یہ زمانا نہین اچہا تقطیع اسکی مفعول مفاعیل مفاعیل
فعولن دو بار کرکی ہوجاتی ہی اور یہان صدر اور ابتدا

اخرب اور عروض اور ضرب محذوف اور حشو

مکفوف آیا ہی اور اگر اس وزن مین عروض محذوف

اور ضرب مقصور یا اولٹ کی لائین جائز ہی اور اسی طرح

حشو مین اگر مقصور مکفوف کی برابر لائین یا اولٹ کی

لائین وہ بھی جائز ہی جیسا مولوی روم کہتا ہی شعر

زہی باغ زہی باغ کہ بشکفت ز بالا زہی صدر زہی بدر

تبارک و تعالی مثال اسکی دوسری مولف کہتا ہی

شعر کہین ہجر کہین عشق کہین وصل اچی ہی کہین زہر کہین قہر

کہین دل کو بھی ہی تقطیع اسکی مفاعیل مفاعیل مفاعیل

فعولن دو بار یہان عروض اور ضرب محذوف اور باقی

رکن مقصور آئی ہین مگر ضرب کی پہلی والا رکن مکفوف

آیا ہی مقصور نہین آیا بحر ہزج مسدس سالم مثال

لمولفہ شعر ہنساتی ہو رولاتی ہو کہڑاتی ہو چہپاتی ہو دکہاتی ہو

بلاتی ہو تقطیع مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن دوبار کہنی مین

تمام ہوجاتی ہے یہان سب رکن سالم آئی ہین بحر

ہزج مسدس مقصور مثال اسکی لمولفہ شعر وہ نازک

ہی یہان انداز مجذوب اوٹہا سکتا نہین وہ ناز مجذوب

تقطیع مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل دوبار مین تمام ہوجاتی ہے

اور یہان عروض اور ضرب مقصور اور باقی رکن سالم

آئی ہین اور اکہٹہ ہونا قصر اور حذف کا عروض اور

ضرب مین اس وزن کی جائز ہی بحر ہزج مسدس

اخرب مقبوض مثال لمولفہ شعر کیا چہٹ گئی ہیچ کی

بہی مثلک اب پہیلی شب ہجر کی جو کالک اب

تقطیع مفعول مفاعلن مفاعیلن دو بار مین تمام ہوجاتی ہے

یہان صدر اور ابتدا اخرب اور عروض اور ضرب سالم

اور حشو مقبوض آیا ہی جان لیجئی کہ جس بحر مین کہ زحاف

کسی طرحکا ہوتا ہی اوسکو اوسی زحاف کی نام سی پڑہتی

ہین اگرچہ بعض رکن اوسکی سالم بہی آئین بحر ہزج

مسدس اخرب مقبوض مقصور مثال شعر میر شمس الدین

ای شان تو ہر زمان دگرگون گہہ لیلی بوده گاه مجنون

تقطیع اسکی یہ لکہی ہی مفعول مفاعلن مفاعیل اس جگہہ

صدر اور ابتدا اخرب اور عروض اور ضرب مقصور

اور حشو مقبوض آیا ہی تعجب ہی کہ تقطیع مصرع ثانی کی

ہزج اخرم اشتر مقصور سی ہی یعنی ابتدا اخرم اور حشو
اشتر اور ضرب مقصور اور آپ کہا ہی کہ تقطیع میں
صدر اور ابتدا اخرب ہی پس اعتراض ظاہر ہی بحر ہزج
مسدس اخرب مقبوض محذوف مثال اوسکی میر شمس الدین
فی یوں لکہی ہی شعر آفاق ظہور حسن و عشق است
شیرینی و شور حسن و عشق است تقطیع مفعول مفاعلن
فعولن دو بار اس جگہہ عروض اور ضرب محذوف
اور باقی مثل بیت سابق کی ہی اعتراض یہ ہی کہ غالب
ہی کہ کاتب نی سہواً عروض و ضرب مقصور کو محذوف
لکہا ہو دلیل اسکی اوپر تقطیع اس شعر کی ہی آفاق مفعول
ظہور حس مفاعلن نعشق است مفاعیل فتامل پر ظاہر ہے

کہ مفاعیلن مین سبب خفیف گرا کی مفاعی رہتا ہی اسکو
بدل ڈالتی ہین فعولن سی مثال بحر ہزج مسدس
اخرب مقبوض محذوف کی ہی شعر آگاہ نئہ تپ درون را
نشتر چہ زنی رگ جنون را تقطیع یہ ہی اآگاہ مفعول
نئہ تپ مفاعلن درو را فعولن فاہم بحر ہزج مسدس
اخرم اشتر مقصور مثال اوسکی یہ لکہی ہی شعر
شیرین کاری کند چو بنیاد — صد مزدور آورد چو فرہاد
تقطیع یہ لکہی ہی مفعولن فاعلن مفاعیل دو بار اس جگہہ
صدر اور ابتدا اخرم اور عروض اور ضرب مقصور اور
حشو اشتر آیا ہی کمال تعجب ہی کہ مثال مین اشتر کی
تقطیع بیت کی مفعولن فاعلن مفاعیل دو بار لکہی ہی

باوجودکہ تقطیع مصرع ثانی کی وزن پر اخرب مقبوض کی
ہوتی ہی یعنی مفعول مفاعلن مفاعیل طرفہ اس سی یہ ہی
کہ متن مین لکھتی ہین کہ اس جگہہ صدر اور ابتدا اخرم اور
عروض اور ضرب مقصور اور حشو اشتر آیا ہی فافہم بحر ہزج
مسدس اخرم اشتر محذوف مثال المولفہ بیت
مجنون گل کرد ہیوفائی لیلی بنمود دلربائے
تقطیع اسکی مفعولن فاعلن فعولن دوبارہ ہی یہان عروض
اور ضرب محذوف اور باقی رکن مثل بیت سابق کے
ہین اور جمع ہونا بعضی ان چار وزنون کا بعضی بیت مین
مخل وزن نہین ہوتا اور ایسی جمع ہونی کو شعر مین سکتہ
شعر کہتی ہین بحر رجز مثمن سالم مثال المولفہ پی لون

ابھی اس آگ کو پیمانہ اس جا لاؤ تو بیہوش مجکو دیکھہ لو
آتش کدی مین آؤ تو اسکے تقطیع آٹھہ مستفعلن مین تمام
ہو جاتی ہی اور اس بحر مین اگر مذال عروض مین یا اوسکی
لائمین مخل وزن نہو گا بحر رجز مثمن مطوی مثال لمولفہ شعر
اب دل کل ہا پہر سر دل ہا سر دل کل ہا سر کل دل
سر سر ہا کل کل کل ہا دل دل ہا ہی پہ کل لے اسکی
تقطیع آٹھہ مفتعلن مین ہو جاتی ہی اور یہان سب رکن
مطوی آئی ہین اور اس وزن مین بہی جمع ہونا مذال کا
جائز ہی جیسا سالم مین کہا گیا بحر رجز مثمن مطوی مخبون
مثال لمولفہ گل کو سفید کرتی ہن سرو روان سبزہ رنگ
جہوکی گٹی رکہتی ہین دام کشان سبزہ رنگ اور تقطیع

اسکی چار مفتعلن مفاعلن مین تمام ہوجاتی ہی یہان ایک
رکن مطوی اور ایک رکن مخبون ترتیب سی آیا ہی اور
اگر خبن کو طی پر مقدم کرین یہ وزن ہوجاتا ہی شعر
للمولفہ یہ سبزہ رو سرو روان یہ لالہ رو جان جہان
یہہ زرد رو عاشق جان یہہ دل مرا شان نہان
تقطیع اسکی پہلی والی طرح کو الٹ کی ہی بحر رجز
مسدس سالم مثال مونہہ سی تیری ماہ فلک ہوئی خجل
آگی تیری سرو سہی ہو پابگل تقطیع اسکی چہہ مستفعلن مین
تمام ہوتی ہی اور یہان سب رکن سالم آئی ہین بحر رجز
مسدس مطوی مثال للمولفہ شعر کاٹ لیا ہنی سر شمع جہان
اسلئی تہا ہمکو میان لطف نہان تقطیع اسکی چہہ رکن مفتعلن

مین ہوجاتی اور یہان سب رکن مطوی آئی ہین بحر رمل
مثمن سالم مثال لمولفہ شعر جان میری اب کہان ہے
ایصنم یہ دل کہان ہی مجکو بتلا دی ذرا تو دل ضعیفونکا جوان ہے
تقطیع اسکی آٹھہ فاعلاتن مین تمام ہوجاتی ہی اور یہان سب
رکن سالم آئی ہین اور جمع ہونا سالم اور مسبغ کا اس بحر مین
مخل وزن نہین ہوتا بحر رمل مثمن مخبون مثال لمولفہ شعر
کبھی کہتا نہین تجہسی دل غمخوار ستمگر سر دستان سی ذرا
تول تو جانان دل خنجر تقطیع اسکی آٹھہ فعلاتن مین تمام
ہوجاتی ہی اور صدر اور ابتدا اگر سالم بجای مخبون یا بالعکس
آئی درست ہی چھپا نرہی کہ یہ وزن ملتا ہی بحر کامل
مقطوع سی اسواسطی کہ قطع جب متفاعلن مین کرینگی

لام کو ٹہرا کی متفاعل رہجائیگا اوسی بدل ڈالین گی فعلاتن کے
ساتہہ اب یہان ملاحظہ کیجئی کہ فعلاتن فاعلاتن سی بن بدلے
حاصل ہوتا ہی اسواسطی اسی بحر رمل سی اعتبار کرینگی
اور بعضی عجم کی فصیحون نی رمل مخبون کو سولہ رکن پر قرار دیا ہے
مثال اسکی مولف یون لایا ہی شعر میری جان
روح روان رشک سہی ہین تری قربان ترا عارض ہے
پری زاد پری چہرہ سمنبر ہا خط رخسار ترا مایۂ جان و دل
عاشق تو ہی ہی سرو روان بہی تیری صدقی مری دلبر
تقطیع اسکی سولہ فعلاتن مین تمام ہو جاتی ہی اور اسمین
صدر فاعلاتن آیا ہی بحر رمل مثمن مقصور مثال للمولفہ شعر
چشم مست ناز کر صورت بطمی کی خراب ہا میکدی کی ساقیا

ہوجائیگی مٹی خراب ؎ تقطیع اسکی فاعلاتن فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان دو بار کہنی مین تمام ہوجاتی ہی اوریہان
عروض اور ضرب مقصور اور باقی رکن سالم آئی ہین
اور جمع ہونا حذف اور قصر کا عروض اور ضرب مین
اس وزن کی جائز ہی اور مثال محذوف کی یہ ہی
للمولفہ شعر آئینی مین بہی اگر آنسو نظر آیا مجہی ؎ صاف
رو کر دیا جب تو نظر آیا مجہی ؎ تقطیع اسکی فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلن دو بار مین تمام ہوجاتی ہی
اور یہان عروض اور ضرب محذوف اور باقی رکن
سالم آئی ہین بحر رمل مثمن مشکول مثال للمولفہ
مریجان جب سی آیا مجہی دیکہنی نہ آیا ما مجہی رنج ہی ہم کہا یا مری آنکہہ مین سما یا

تقطیع اسکے چار فعلات فاعلاتن مین تمام ہوجاتی ہے

اور یہان ایک رکن مشکول اور ایک رکن سالم ہی بحر رمل

مثمن مخبون مقصور مثال لمولفہ شعر زلف کی یاد مین گہن یا

ہوئین جنجال عذاب ٭ کیا شب ہجر مین ہی جان پہ

گہڑیال عذاب ٭ تقطیع اسکی فاعلاتن فعلاتن فعلا

فعلان دو بار ہی اور یہان صدر اور ابتدا سالم اور

عروض موافق قول میر شمس الدین فقیر کی مقطوع مسبغ

اور ضرب موافق اونہین کی قول کی مخبون مقصور اور

حشو مخبون آیا ہی اور اس وزن مین اگر عروض مقطوع

اور ضرب مخبون لائین اسطرح پر ہوتا ہی لمولفہ مثال شعر

ای سلیمان جہان داغ سی ہی کام فقط ٭ وہ نگین ہون

کہ کہدی جسپہ تیرا نام فقط ؛ اس بیت مین عروض
اور ضرب مخبون محذوف اور باقی رکن موافق پہلی
بیت کی ہین بحر رمل مثمن مخبون مقطوع مثال اسکے
شعر لمولفہ تیغ ابرو کوئی پہر جہپہ پڑی دانستہ ؛ تیر
مژکان مری سینہ پہ لگی دانستہ ؛ تقطیع اسکی
فاعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن عین کو ساکن کرکے
یعنی ٹہراکی دو مرتبہ مین ہوجاتی ہی یہان عروض اور
ضرب مقطوع اور باقی مثل شعر سابق کی ہی اور جمع
ہونا ان تین وزنونکا آپس مین جائز ہی چہپا نرہے
کہ مسدس اس بحر کا بہی انہین وزنو پر آتا ہی اور جو کچہ
مثمن مین شرح کی ہی وہان بہی بعینہ اعتبار کیا چاہئی

اور ذکر مسدس کا اس مقام پر سوا ہی تکرار کی اور کچھ

فائدہ نہین بخشتا اسواسطی اتنی ہی پر اکتفا کیا بحر سریع

سمجھہ لیجئی کہ وزن سالم اس بحر مین فارسی کی اشعار مین

بالکل نہین آیا مگر مزاحف کہ وو تین وزن اوسکی

استعمال کئی گئی ہین بحر سریع مطوی موقوف مثال

اوسکی لمولفه مینی کہا تجھسی کہ ایجان جان ؛

پاس مری آئی رب جہان ؛ تقطیع اسکی دو دفعہ مفتعلن

مفتعلن فاعلان مین ہوجاتی ہی یہان عروض وضرب

مطوی موقوف اور باقی رکن مطوی ہین اور اگر رکن

مستفعلن کو اس وزن مین مقطوع مقابل مطوی کی لائین

یا اولٹ کر جائز ہی جسطرح شیخ نظامی کہتا ہی ؛ بیت

کلید دو گنج حکیم ؛ بسم اللہ الرحمن الرحیم تقطیع پہلی

مصرع کی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہوتی ہی اور تقطیع دوسری

مصرع کی مفعولن مفعولن فاعلات ہوتی ہی اس بیت مین

عروض و ضرب مطوی موقوف اور رکن مستفعلن

مصرع اول مین مطوی اور مصرع ثانی مین مقطوع آیا ہی

بحر سریع مطوی مقطوع منحور مثال اوسکی لمولفہ شعر

اونکو بلالو باہر سی ؛ جان چلی ہی اندر سی ؛ تقطیع اسکی

مفتعلن مفعولن فع دو دفعہ مین تمام ہوتی ہی اور یہان

صدر اور ابتدا مطوی اور عروض و ضرب منحور اور

حشو مقطوع آیا ہی اور اس وزن مین جمع ہونا قطع اور

کف کا بیت کی حشو مین جائز ہی اور اسیطرح جمع ہونا

مجذوع کا منحور کی ساتھ عروض اور ضرب مین روا ہے
بحر سریع مطوی مکشوف لمولفہ گھر سی کہان جاتی
ہو ایجان و دل ؛ دی چکی ہم تمکو ایمان و دل ؛ وزن
مفتعلن مفتعلن فاعلن دو دفعہ مین تمام ہو جاتی ہی یہان عروض
اور ضرب مطوی مکشوف اور باقی رکن مطوی آئی ہین
اور جمع ہونا ان تین وزنونکا بیت مین وزنکو نہین گراتا ہے
بحر سریع مکشوف مخبون مثال اسکی لمولفہ اب تمسی
ہم آزردہ ہین سنو تو ؛ اب تمسی ہم افسردہ ہین سنو تو
وزن مستفعلن مستفعلن فعولن دو دفعہ مین تمام ہو جاتی ہے
یہان عروض اور ضرب مکشوف مخبون آئی ہین اور باقی
رکن سالم اور عرصہ اس بحر کا فارسی کی شعرون مین

اس سی زیادہ نہین ہی اور اس بحر کو سوای مسدس کی
استعمال نہین کیا بحر منسرح سالم اور رکن اس بحر کی
مستفعلن مفعولات چار دفعہ مین ہوتی ہین اور فارسی مین
اس بحر کو سالم نہین استعمال کیا بحر منسرح مثمن
مطوی موقوف مثال اسکی مؤلف سی یون ہی شعر
کیون نہو تو روی بدر ای مری جان رشک مہر کیون
نہ بڑہی تیری قدر ای مریجان رشک مہر یہان
رکن مستفعلن سب جا مطوی اور رکن مفعولات سب جا
مطوی موقوف آئی ہین اور اس وزن مین اگر رکن
مفعولات بیت مین ایک جگہہ مطوی موقوف اور دوسری جا
مطوی مکشوف لائین جائز ہی اور اسیطرح رکن مستفعلن

ل ایک جگہہ مطوی اور دوسری جگہہ مقطوع لائین تو جائز ہی

بحر منسرح مثمن مطوی مجدوع مثال اسکی یہہ ہی مؤلفہ

شعر ہی سر گل باکمال ہی رخ گل ایک ؛ کیون دل غم

ہی نڈھال ہی رخ گل ایک ؛ وزن پہ مفتعلن فاعلات

مفتعلن فاع کی دو مرتبہ ہوتا ہی اور رکن مستفعلن اس جگہہ سب جا

مطوی آیا ہی اور رکن مفعولات حشو مین مطوی اور عروض و ضرب

مین مجدوع آیا ہی جسوقت رکن مفعولات مین جدع ساتھہ

خبن کی جمع ہو فع بسکون عین رہتا ہی اور اسکو منحور کہتی ہین

اور اجتماع منحور کا ساتھہ جدع کی عروض و ضرب مین

جائز ہی ملؤلفہ معلوم ہوتا ہی کہ لفظ خبن کی جگہہ سہو کاتب

ہوا ہی شاید لفظ کشف ہو اسواسطی کہ جدع دو سبب

مفعولات کا اول کی ساقط کرتا ہی اوسوقت مین لات
وتد مفروق باقی رہتا ہی اور خبن بغیر سبب خفیف نہین تا
پس کیونکر فع رہیگا جسوقت جدع ساتھہ کشف کی جمع کرین البتہ لا باقی
رہیگا اوسکو فع سی بدل ڈالین گی فافہم بحر منسرح
مسدس مطوی مثال اوسکی لمولفہ شعر اب مرا دل
باکمال کیون نرہی ہا ہجر مین بہی لال لال کیون نرہی
وزن اسکا دو مرتبہ مفتعلن فاعلات مفتعلن مین تمام ہوتا ہی
اور یہان سب رکن مطوی ہین بحر منسرح مسدس
مطوی مقطوع مثال اسکی لمولفہ شعر تجسی کہون ایک بات کیونکر ہی
بات تری ہی نبات کیونکر ہو وزن اسکا دوبار مفتعلن
فاعلات مفعولن مین تمام ہوتا ہی اور یہان رکن مستفعلن صدر

اور ابتدا مین مطوی آیا ہی اور عروض وضرب مقطوع
اور رکن مفعولات حشو مین مطوی آیا ہی اور جمع ہونا ان
دو وزنونکا ایک بیت مین جائز ہی بحر مضارع مثمن سالم
اور یہ بحر چار بار مفاعیلن فاعلاتن مین تمام ہوتی ہی مثال
اوسکی ملولفہ شعر مرا یہ دل تجہ پر سی کبہی بولی اہی مرجان یا
سن ای جانی دفتر غم کبہی کہولی اہی مرجان یا یہان سب
رکن سالم آئی ہین جاننا چاہئی کہ عرب اور عجم کی شاعرونکے
نزدیک خبن اور تشکل اس بحر مین نہین آتا اسواسطی کہ
فاع لاتن یہان مرکب ہی وتد مفروق سی مقدم اوپر
دو سبب خفیف کی اور خبن وتد مفروق مین نہین آتا بخلاف
فاعلاتن کی کہ بحر رمل سی تعلق رکہتا ہی اور یہ مرکب ہی

وتد مجموع سی درمیان دو سبب خفیف کی اور اسی
فرق سی فاعلاتن متصل کو فاع لاتن منفصل سی جدا پہچان
سکتی ہین بحر مضارع مثمن اخرب مثال لمولفہ مطلع
دل چلا ہی اپنا اشکونکی بہر تری مین ٭ کشتی بچی ہی کسکی
سدّ سکندری مین اسکی تقطیع چار مفعول فاعلاتن مین
تمام ہو جاتی ہی اور یہان رکن مفعول سب جگہہ اخرب
اور رکن فاع لاتن سالم آیا ہی اور اس وزن مین رکن
فاع لاتن کو بیت کی حشو مین اگر ایک جگہہ سالم اور ایک
جگہہ مکفوف لائین اور رکن مفاعیلن کو حشو مین ایک جا اخرب
اور ایک جگہہ مکفوف لائین جائز ہی جیسا حکیم خاقانی کہتا ہے
کردی نخست با ما عہدی چنانکہ دانی ٭ ماند بدانکہ بر سر آن عہد



خود نمائی ؛ اس بیت مین مصراع اول موافق بیت سابق
کی ہی اور مصرع دوم اوپر وزن مفعول فاعلات مفاعیل
فاع لاتن کی آیا ہی بیت جانی کہ یافت از غم زلفین تو رہائے
از کار باز ماند ہمچون بت از خدائی ؛ مصرع پہلا بیت کا
اوپر وزن مصرع ثانی بیت سابق کی ہی اور مصرع دوسرا
اوپر وزن پہلی مصرع بیت سابق کی ہی اور ان دونون
بیتون مین عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا موافق
آئی ہین اگر اختلاف ہی تو حشو مین ہی اور وہ بیان
کیا گیا مضارع مثمن اخرب مکفوف مقصور مثال لمولفہ
گلچین سی بڑہ گیا ہی جو گلزار کا دماغ ؛ کیونکر گہٹی چمن مین
نہ ہر خار کا دماغ ؛ تقطیع اسکی مفعول فاع لات مفاعیل

فاع لات دو بار ہی اور یہان صدر اور ابتدا اخرب
اور عروض اور ضرب مقصور اور حشو مکفوف آیا ہی
مضارع مثمن مکفوف مقصور مثال اسکی مولف کہتا ہی
بیت ہوا مین بہت حزین ؛ ہوا مین بہت غمین ؛
تجہی کچہہ خبر نہین ؛ تجہی کچہہ اثر نہین ؛ تقطیع اسکی مفاعیل
فاع لان مفاعیل فاع لان دو بار اور یہان رکن
مفاعیلن سب جا مکفوف اور رکن فاع لاتن سب جا
مقصور آئی ہین مضارع مسدس اخرب مکفوف مثال
للمولفہ ای نکتہ چین یہ بات کہون تجہسی ؛ کم ہوگئی یہ رات
کہون تجہسی ؛ وزن پر مفعول فاعلات مفاعیلن سکی
دو دفع مین تمام ہوتی ہی یہ بحر اور یہان صدر و ابتدا

آخر ب اور حشو مکفوف اور عروض و ضرب سالم آئی
ہین اور عجم کی فصیحون نے اس بحر کو مسدس اکثر استعمال کیا ہے
بحر مجتث اور رکن اس بحر کی مس تفع لن فا علاتن
چار بار مین تمام ہو جاتی ہین اور یہ بحر مطوی نہین ہوتی
اسواسطی کہ مس تفع لن یہان مرکب وتد مفروق سی
درمیان دو سبب کی ہی اور طی وتد مفروق مین نہین
ہو سکتا اب ملی ہوی مستفعلن کا فرق یہان کھل گیا بحر مجتث
مثمن سالم بیت کیونکر کہین دل ہمارا اجان من کب سی آیا آہ آو اوہو
جان بلبل ای گل چمن کب سی آیا اسکی تقطیع چار مس تفع لن
فا علاتن مین تمام ہو جاتی ہی اور یہان سب رکن سالم
آئی ہین بحر مجتث مثمن مجنون مثال اوسکی ملولفہ

الٰہی عشق ترا میری دلسی دور نہوگا || گناہ گار ہون پراب کبھی قصور نہوگا ۞ وزن پر مفاعلن فعلاتن کی چار بار مین تمام ہوجاتی ہی اور یہان سب رکن مخبون آئی ہین بحر مجتث مجنون مقصور مثال اوسکی لمولفہ ۞ بعد مرگ جنون کو ہوا کفن بھی نصیب ہا نہوگا اس تن عریانکو پیرہن بھی نصیب وزن پر مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلات کی دو بار مین تمام ہوجاتی ہی یہان رکن مس تفعلن سب جا مخبون اور رکن فاعلاتن حشو مین مخبون اور عروض و ضرب مخبون مقصور آئی ہین اگر عروض و ضرب کو اس وزن مین مخبون محذوف لائین فعلن عین کو زیر دیکی ہوجاتا ہی اور اگر مقطوع لائین فعلن عین کو ٹھہراکی ہوجاتا ہی اور جمع ہونا دونون کا مقصور

کی ساتھ مخل وزن نہین ہوتا اور فارسی مین اس بحر مین
اس سی زیادہ کشادگی نہین بحر خفیف اور یہ سوای
مسدس کی فارسی مین نہین آئی اور سالم رکن اسکی یہ ہین
فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن لیکن یہ بحر سالم فارسی مین
نہین آئی اور مطوی بہی نہین آئی اوسی جہت سی جو بحر
مجتث مین بیان کر گیا ہون بحر خفیف مسدس مخبون
مثال اوسکی لمؤلفہ عاشقِ دل کبہی تو دل مجہی دکہلا
بحر گریہ لبونکا تل مجہی دکہلا جا وزن پر فاعلاتن مفاعلن
فعلاتن کی تمام ہوتی ہی یہان صدر اور ابتدا سالم اور
باقی رکن مخبون آئی ہین بحر خفیف مسدس مخبون
مشعث مقصور مثال اسکی لمؤلفہ تو مکان تک بلا ئی کاش

ای یار ؛ لامکان تک رہی تلاش ای یار ؛ وزن
فاعلاتن مفاعلن فعلات کی یہان صدر وابتدا سالم حشو
مخبون اور عروض وضرب مشعث مقصور آئی ہین اور اگر
اس وزن مین حذف قصر کی ساتہہ عروض وضرب
مین جمع کرین جائز ہی اور قطع کا بہی یہی حکم ہی مثال اسکی
لمؤلفہ وہ مکان تک بلائی کاش ہمین ؛ لامکان تک کی ہی
تلاش اید ل ؛ وزن پہلی مصرع کا فعلاتن مفاعلن فعلان
اور دوسری مصرع کا فاعلاتن مفاعلن فعلن یہ ہی عین کو
ٹہراکی اور اس بیت مین صدر مخبون اور ابتدا سالم اور
عروض مخبون محذوف اور ضرب مقطوع اور حشو دونون مصرعونکا
مخبون آیا ہی بحر مقتضب اور رکن سالم اس بحر کی

مفعولات مستفعلن چار دفعہ مین ہو جاتی ہین مثمن ہین لیکن

فارسی شعر و نین سالم یہ بحر نہین آتی بحر مقتضب

مثمن مطوی مثال شعر سرو گلعذار ہی تو فصل نوبہار ہی تو

جان میرا یار ہی تو عز و افتخار ہی تو ۱۲ یہان سب رکن مطوی

آئی ہین مقتضب مطوی مقطوع ۱۲ وقت کو غنیمت گن او ستقدر

کہ جانی تو ۱۲ حال اپنا کرتا ہون وہ بہتر کہ جانی تو ۱۲ چار فاعلات

مفعولن مین تمام ہو جاتی ہی اور یہان رکن مفعولات سب جا

مطوی آئی ہین اور رکن مستفعلن سب جا مقطوع چھپا نہ رہی

کہ اگر اس وزن کو اسطرح تقطیع کرین فاعلن مفاعیلن چار دفعہ

اسطرح پر ہزج اشتر ہو جاتی ہی سو پچ لیجئی اور یہ بحر فارسی

مین اس سی زیادہ وسعت نہین رکہتی بحر متقارب

مثمن سالم اور اسکی رکن آٹھہ فعولن مین تمام ہوجاتی
ہین مثال اوسکی مولف سی یون ہی شعر الٰہی انگی
بلبلان اوائین تمہاری ؛ پہبین گی نہ گل پہ جفائین تمہارے
تقطیع اسکی آٹھہ فعولن مین تمام ہوجاتی ہی یہان سب رکن
سالم آئی ہین بحر متقارب مثمن مقصور مثال اوسکی مولف
سی یون ہی شعر مری دل مین روشن ہوا آفتاب ؛
بیان کیا کرون مین تری آب وتاب ؛ وزن پر فعولن
فعولن فعولن فعول کی یہان عروض اور ضرب مقصور اور باقی
رکن سالم آئی ہین اور اس وزن مین اگر عروض محذوف
اور ضرب مقصور لائین یا بالعکس جائز ہی بحر متقارب اثلم
مثال اوسکی مولف سی یون ہی شعر بلبل چمن مین آموختن مین ؛

طوطی سخن ہین عاشق وطن ہین ۸ تقطیع اسکی وزن یہ

فعلن فعولن کی چار مرتبہ اور یہان ایک رکن اثلم اور ایک

رکن سالم ترتیب سی آیا ہی اور جائز ہی کہ اس وزن مین سالم

رکن کو مسبغ کی برابر لائین مثال مولف کہتا ہی شعر

تم ہو مری جان تم ہو مری ماہ ۸ تم ہو مری ماہ تم ہو مری شاہ

جسطرح خواجہ حافظ کہتا ہی شعر گر تیغ بارد در کوی آن ماہ

گردن نہادیم الحکم للہ ۸ وزن مصرع اول کا فعلن فعولن

فعلن فعولان وزن مصرع دوسریکا فعلن فعولان فعلن فعولن لا

مولف کہتا ہی کہ اگر ہم نہادیم کا الحکم کی لام مین ملاتی

لحکم للہ کرکی تقطیع کرتی تسبیغ کی حاجت درمیان کی

رکن مین نہ پڑتی اور اس بیت مین بعضی رکن اثلم اور بعضی

مسبغ آئی ہین بحر متقارب مثمن مقبوض اثلم مثال لمؤلفہ

شعر ؎ کبھی تو اے دل ذرا تو ہل ہل ؎ مثال بلبل بلاؤن تجھکو

تقطیع اسکی چار بار فعول فعلن مین تمام ہو جاتی ہے

اور یہان ایک مقبوض اور ایک رکن اثلم ترتیب سی آیا ہے

اور عجم کی شاعرون نی اس وزن کو سولہ رکنون پر قرار

دیا ہی مؤلف سی یہ بیت اسطرح سی ہی بیت بیان ہو گیا

وسعت جہانکا زمین پہ ہی فرش آسمان کا ؎ سنا جو ہی حال

اس جہان کا وہ ایک نمونہ ہی لامکان کا ؎ وزن پر فعول

فعلن کی آٹھہ دفعہ ہی بحر متقارب مسدس سالم مثال

مؤلف سی یہ ہی بیت تجھی کیا کھون مین ستمگر ؎ تجھی کیا کھون

اے ستمگر ؎ وزن پر چھہ فعولن کی اور یہان سب رکن سالم آئی ہین

بحر متدارک مثمن سالم رکن اوسکی آٹھہ فاعلن ہین

مثال مولف کہتا ہی شعر ای صنم بی الم غم تجھی پہر ہوا
ای پری بی سبب دل تجھی پہر دیا ۔ یہان سب رکن سالم آئی ہین

بحر متدارک مثمن مخبون مثال مولف کہتا ہی بیت

مری دل سی کبہی بہی یہ غم نگیا	مری جان سی اسکا الم نگیا

اسکی تقطیع آٹھہ فعلن مین تمام ہوجاتی ہی اور یہان سب رکن
مخبون آئی ہین بحر متدارک مثمن مخبون مقطوع مثال مولف کہتا ہے

بیت اب میان جگر و دل کہان رہا ۔ اب مرا قمر پہر یہان رہا
تقطیع اسکی فاعلن فعلن فاعلن فعلن دو بار یہان ایک رکن
سالم اور ایک رکن مخبون مقطوع ترتیب سی آئی ہین اور بعضون نے
اس وزن کو دونا کردیا ہی مثال مولف سی بیت آسمان

غم سر پہ لی لیا ؛ تجھہ پہ تھا تلا جان سی گیا ؛ صرصر الم دل پہ چل گئی ؛

دل بھی جا چکا جان سی گیا ؛ بحر متدارک مثمن مقطوع مثال

اوسکے مولف سی یون ہی بیت کیونکر تجھکو پاؤن جانی ؛

کیونکر تیرا الاون ثانی ؛ وزن پر آٹھہ فعلن کی عین کو ٹھرا کی ہی

یہان سب رکن مقطوع آئی ہین اور اس وزن کو صوت الناقو

کہتی ہین اور اسکی نام دہرنکی وجہ جابر بن انصاری سے یون نقل

کی ہی وہ کہتا ہی کہ شام کی راہ ہین حضرت امیر المومنین علی

ابن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساتھہ ہین جاتا تھا

آپ ایک دیر تک پہنچی اور ایک ترسائی اوس دیر ہین

ناقوس بجا رہا تھا حضرت نی فرمایا کہ تم لوگ سمجھی کہ یہ ناقوس

کیا کہتا ہی عرض کی کہ ہم نہین جانتی فرمایا کہ یہہ کہتا ہی بیت

حقا حقا حقا ॥ صد قا صد قا صد قا ॥ اور

کئی ایک شعر دنیا کی فنا اور بیوفائی مین ارشاد کئی مولف

کہتا ہی کہ اس جگہہ یہ ظاہر ہوتا ہی کہ یہ وزن جناب امیر المومنین

علی ابن ابیطالب علیہ السلام سی نکلا ہی تمام ہوا بیان بحر و

اور زحافات کا جس کا ذہن اچہا ہو تو یقین ہی اس سی اور

وزن نکال لی چہیانو ہی کہ بحر قریب اور جدید اور مشاکل کو

ادہر والی لوگون نی ایجاد کیا ہی ان پانچ دائرونمین نہین داخل

کہ آگی مین ذکر کر گیا ہون اور اسیطرحسی بعضی زحافات

بہی کہ ملجا نی سی خالی نہین ہین لہذا اسکو بہی ذکر نہین کیا

فصل رباعیون کی وزنون کی شرح مین جان لیجئی کہ

رباعی عجم والونکا ایجاد ہی اور خصوصیت بحر ہزج سی

رکھتی ہی چوبیس وزن اسکی واسطی مقرر کئی ہین یہ

وزن نو طرحکی زحافات سی حاصل ہوتی ہین خرم خرب

قبض کف ہتم جب شتر بتر ذلل اور جب رکن مفاعیلن

کو خرم کرین مفعولن ہو جاتا ہی اور جب اخرب کرین

مفعولُ بضم لام ہوتا ہی اور جب مقبوض کرین مفاعلن

ہوتا ہی اور اگر مکفوف کرین مفاعیلُ بضم لام ہوتا ہی

اور جب اہتم کرین فعول بوقف لام ہوتا ہی اور جب

مجبوب کرین فعْل بسکون لام ہوتا ہی اور جب اشتر

کرین فاعلن ہوتا ہی اور جب جب کو خرم سی جمع کرین

فع ہوتا ہی اور اوسکو ابتر کہتی ہین اور جب ہتم کو خرم سے

ملاوین فاع ہوتا ہی اور اوسکو ذلل کہتی ہین جیسا کہ فصل زحافات

ہین تفصیل سی ذکر کیا گیا اور اس چوبیس وزنون سی بارہ وزن ہین کہ صدر اور ابتدا اوسکا اخرم آتا ہی اور بارہ وزن ہین کہ صدر اور ابتدا اوسمین اخرب آتا ہی

اب مثالین اوزان اخرم کے یہ ہین

مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
اخرم اشتر سالم اخرم اہتم

مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
اخرم اشتر مکفوف مجبوب

مفعولن مفعول مفاعیلن فاع
اخرم اخرب سالم اخرم اہتم

مفعولن مفعول مفاعیل فعل
اخرم اخرب مکفوف مجبوب

مفعولن مفعولن مفعولن فاع
اخرم اخرم اخرم اخرم اہتم

مفعولن مفعولن مفعول فعل
اخرم اخرم اخرب مجبوب

مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
اخرم اشتر سالم ابتر

مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
اخرم اشتر مکفوف اہتم

مفعولن مفعول مفاعیلن فع
اخرم اخرب مکفوف ابتر

مفعولن مفعول مفاعیل فعول
اخرم اخرب مکفوف اہتم

مفعولن مفعولن مفعولن فع
اخرم اخرم اخرم ابتر

مفعولن مفعولن مفعول فعول
اخرم اخرم اخرب اہتم

اوزان شجرۂ اخرب

مفعول مفاعیل مفاعیل فعل
اخرب مکفوف مکفوف مجبوب
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع
اخرب مکفوف سالم اخرم اہتم
مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع
اخرب مقبوض سالم اخرم اہتم
مفعول مفاعلن مفاعیل فعل
اخرم مقبوض مکفوف مجبوب
مفعول مفاعیلن مفعول فعل
اخرم سالم اخرب اہتم
مفعول مفاعیلن مفعولن فاع
اخرب سالم اخرم اخرم اہتم

مفعول مفاعیل مفاعیل فعول
اخرب مکفوف مکفوف اہتم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فع
اخرب مکفوف سالم ابتر
مفعول مفاعلن مفاعیلن فع
اخرب مقبوض سالم ابتر
مفعول مفاعلن مفاعیل فعول
اخرب مقبوض مکفوف اہتم
مفعول مفاعیلن مفعول فعل
اخرب سالم اخرب مجبوب
مفعول مفاعیلن مفعولن فع
اخرب سالم اخرم ابتر

تمام ہوا رسالہ عروض کا اب چاہیی کہ سیکھنی والی اسکو اچھی طرحسی سیکھین رکن دوسرا قاعدونمین قافیونکی اس رکن مین بھی ایک مقدمہ اور کئی فصلین ہین عرض کرتا ہون کہ الفاظ مختلفہ مین حرف معین کی تکرار کو قافیہ کہتی ہین مصرعونکی اخیر مین اور بیتونکی آخر مین اور قافیی کی حرف نو

مشہور ہین جیسا کہ اس قطعہ مین لمولفہ قافیہ ہی اصل مین یکحرف

آٹھہ اسکی طبیع ؛ چار آگی چار پیچھی مرکز انکا دائرہ ؛ یہ ہین

تاسیس و دخیل اور ردف و قید اور پہر روی ؛ بعد ازان

وصل و خروج اور ہی مزید و نائرہ ؛ ابو یعقوب سکاکی نے

مفتاح مین مختلف قول تعریف مین قافئی کی بیان کئی ہین

انہین سی خلیل بن احمد کا قول یہ ہی کہ قافیہ کی حد آخر بیت کا

حرف ہی اوس ساکن تک کہ قبل اوس حرف آخر کی ہو اور وہ

متحرک کہ اس ساکن کی قبل ہو وہ بہی داخل قافئی کی حرف

مین ہی اور ابو الحسن اخفش یہ کہتا ہی کہ کلمہ آخر بیت کا

تمام و کمال داخل ہی قافئی مین اور بعضون نی حرف روی کو

تنہا قافئی مین گنا ہی اور موافق تعریف خلیل کی حرف تاسیس

اور دخیل اور ردف اور قید داخل قافیہ ہین لیکن موافق

بعضی قول کی کہ وہ روی کو تنہا قافیہ کہتی ہین اطلاق اسم

قافیہ کا ان حرفون پر صحیح نہوگا اور خلیل کی قول کو قوت ہے

اسیواسطی سکاکی نی مفتاح مین اوسکی قول کو رجحان دیا ہی قافیہ

لغت مین پیچھی جانی والی کو کہتی ہین اور وجہ نام رکھنی کی

ظاہر ہی فصل قافیہ کی شرح مین جان لی کہ روی

وہ حرف ہی کہ قافیہ کی تحقیق اوس سی بندہی ہوئی ہی

اور کسی طرح پر قافئی کو اوس سی چارہ نہین ہی اور تاسیس

عبارت الف ساکن سی ہی کہ قبل روی کی آئی اور ایک

متحرک درمیان مین اوسکی اور روی کی واقع ہوا وس متحرک کو

دخیل کہتی ہین وہ لوگ کہ رعایت تکرار تاسیس کو قافئی مین

مانند روی واجب جانتے ہین اور رعایت تکرار دخیل کو واجب
نہین جانتے وہ دخیل کا نام حائل رکہتے ہین اسواسطے کہ حائل
ہے درمیان دو حرفونکے کہ تکرار اون دونون حرفونکی واجب ہے
یعنی حرف روی اور حرف تاسیس میان دخیل و تاسیس
مثل لفظ یادر و داور و مائل و سائل و تغافل و تجاہل اور
تاسیس قافیے مین نہین کرتے وقت اپنے پر لازم کرلین لازم
ہوجائیگا اور اسکو لزوم مالایلزم کہتے ہین اسیواسطے یاور کو
گوہر کے ساتہہ اور مائل کو دل کے ساتہہ اور تجاہل کو گل کے ساتہہ
قافیہ کرسکتے ہین اور وہ قافیہ کہ ملا ہوا ساتہہ حرف تاسیس
کے ہوا اسکو موسسہ کہتے ہین اب ہے کو زیر دیکے ردف کو
بیان کرتا ہون ردف عبارت ہے الف ساکن سے کہ پہلے

والاحرف اسکا زبر رکھتا ہو اور وہ واو کہ پہلی والاحرف
اسکا پیش رکھتا ہو اور وہ یا کہ پہلی والاحرف اسکا زیر
رکھتا ہو آور بیفاصلہ روی کی آئی مثل جان وجہان وچون
وجیحون وشیر وشمشیر اور لفظ یافت اور تافت اور بیخت
اور گریخت اور دوست اور پوست مین دو قول ہین بعضون نے
حرف بعد ردف کو داخل ردف کیا ہی اور اوس حرف کا
زاید نام رکھا ہی اور خواجہ نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ نے اس حرف کو
داخل روی کیا ہی اور روی مضاعف نام رکھا ہی اب یہ جاننا چاہیے
کہ واو اور یی ردف کی معروف اور مجہول آتی ہین
معروف وہ ہی کہ اپنی آگی واو اور یی اشباع کی رکھتا ہو
مثل دود اور نمود اور دید اور کلید کی اور مجہول وہ ہی کہ اشباع

نہ کہتا ہو مثل رود و سرد و سپید و امید کی اور جمع کرنا ان
دونون قسمو نکا قافئی مین جائز ہی اور وہ قافیہ کہ حرف وقت سے
ملا ہوا ہو رے کو ٹہرا کی اور دال کو زیر دی کرا وسی مردف
کہین گے اور ردف کا اختلاف قافئی مین کسیطرح جائز نہین
مگر عربی شعرونمین جیسا کہ بعد اسکی ذکر کیا جائیگا اب مین حرف
قید کا بیان کرتا ہون اور وہ حرف ہی ساکن غیر ردف
کہ قبل روی سی بیفاصلی کی آئی مثل ابر اور ہبر اور تخت
اور سخت اور درد اور مرد اور بزم اور رزم اور مہر
اور چہر اور مست اور دست اور کشت اور پشت کی
اور مثل اسکی اور اختلاف حرف قید کا قافئی مین ضرورت
کی جہت سی جائز ہی جیسا کہ صاحب گلشن راز کہتا ہی

بیت همه دانند اینکس در همه عمر نکرد هیچ قصد گفتن شعر

مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل مفاعیلن مفاعیلن مفاعیل

اور بهتر یه هی که اس حال مین رعایت حرف قریب المخرج

کی کرین جیسا شیخ سعدی کهتا هی بیت چه مصر و چه

فعولن

شام چه بر و چه بحر همه روستائید و شیراز شهر

فعولن فعولن فعول فعولن فعولن فعولن فعول

اور وه حرف که بعد روی کی آتی هین اونمین سی پهلی

حرف وصل هی اور یه وه حرف هی که بعد روی کی

بیفاصله آتا هی جیسی دهانم و زبانم کا میم اور ناله و هاله

هی اب یه جانا چاهیی که وصل کا حرف کلمی سی علیحده نهین هوتا

اور اگر علیحده هو جای تو ردیف کی قسم سی هو جائیگا

اور حرف وصل کا گمان اوسپر نکرینگی اور دوسرا

حرف خروج هی اور یه وه حرف هی که بیفاصله

وصل کی بعد آتا ہی جیسی دیدیم اور شنیدیم کا میم میرا
مزید اور یہ وہ حرف ہی کہ بعد خروج کی آئی جیسی دیدمش
اور شنیدمش کا شین چوتہا نائرہ معنی اسکی یہ ہین آتش
اور شعلہ اور دشمنی اور گریزندہ اور رمندہ اسی رعایت
اور مناسبت سی حرف آخر قافئی کا نام رکہا ہی کہ
حروف قافئی کی کناری پر واقع ہوا ہی گویا درمیان
حروف سی بہاگا ہی اور کنارہ کیا ہی اور یہہ وہ حرف ہی
کہ بعد مزید کی آتا ہی جیسی بردستمش وسپردستمش کا شین
اور جو بعد نائرہ کی آئی وہ بہی داخل نائرہ ہی اور خواجہ
نصیر الدین طوسی رحمۃ اللہ علیہ نی معیار الاشعار مین کہا ہی کہ جو
بعد حرف وصل کی آئی حکم ردیف کا رکہتا ہی مستقل ہو یا

غیر مستقل لیکن بہت سی فصیح اسپر متفق ہین کہ جو بعد روی کے

آئی جب تک وہ کلمہ مستقل نہو داخل ردیف نہین اور ان

چارون کا اختلاف قافئی مین جائز نہین فصل بیان مین

حروف قافیہ کی حرکتون کی جانو کہ فتحہ ماقبل

الف تاسیس کو رس کہتی ہین اور معنی رس کی لغت مین

ابتدا ہر چیز کی ہی اور حرف دخیل کی حرکت کو اشباع

کہتی ہین اور وہ کبھی زبر ہوتا ہی جیسی حرکت واو کی یاور اور جاور

مین اور کبھی زیر ہوتا ہی جیسی حرکت ہی کی مائل اور سائل مین اور کبھی

پیش ہوتا ہی جیسی حرکت ہای ہوز کی تجاہل اور تکاہل مین

اور اختلاف اشباع کا قافئی مین کہ روی ساکن آئی

جائز نہین اور جہان روی متحرک ہو جائز ہی جیسا شیخ سعدی

نی کہا بیت ای باشاہ وقت چو وقتت فرا رسد
تو نیز با گدای محلت برابری ۔ مردی کمان ہر کہ بسر پنجہ اشکست ونیرور
بانفس گر برآی دانم کہ شاطری اور ردف اور قید کے
آگی والی حرکت کو حذو کہتی ہین اور وہ زبر ہوتی ہے
کبھی زیر کبھی پیش اور معنی حذو کی برابر کرنا دو چیزون کا ہی
اور برابر ہونا کسی چیز کی ساتہہ اور بیٹھنا اور زبان کاٹنا
اور تیزی سے سر کی یا اور کسی چیز کی اور ہاتہہ کاٹنا ردف مین
مثال اسکی اسطرح پر ہی جیسی کار اور بار اور شیر اور شمشیر
اور خون اور جیحون اور قید مین مثال یہ ہی جیسی درد اور سرد
اور مہر اور چہر اور پشت اور کشت اور اختلاف اوس حذو کا
کہ ردف کی ساتہہ ہو کسیطرح جائز نہین ہی اور حذو اگر

حرف قید کی ساتھہ ہو تو جائز ہی جیسا کمال اسمعیل کہتی ہین

بیت گر سوز دلم یک نفس آہستہ شود ؛ از دود درون

راہ نفس بستہ شود ؛ در دیدہ ازان آب همیگیرد دانم

تا ہرچہ نہ نقش اوست زان شستہ شود ؛ اور حکم اختلاف

حذو کا بطریق معروف اور مجہول بحث ردف مین گذرا

اور حرکت ماقبل روی کو توجیہ کہتی ہین اور مولوی جامی

رسالہ قافیہ مین لایا ہی کہ توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن

کہتی ہین اور اختلاف اوسکا جائز نہین لیکن اگر روی سبب

حرف وصل کی متحرک ہو اختلاف توجیہ کا جائز ہی مثل

لفظ مشتری اور عنصری اور سامری کی اور حرکت روی کو

مجری کہتی ہین اور معنی مجری کی یہہ ہین بالضم روان کرنا اور روان

کیاگیا اور بالفتح جگہہ روان ہونی کی اور نام حرکت روی کا ہی
منتخب اور کشف اللغات اور نفایس العلوم سی اور رسم خط
مین آخر اس لفظ کی الف مقصورہ بصورت یا ہی اور
متاخرین ہند کی اصطلاح مین ملاقات امرا اور سلام اور
تسلیمات کی معنی ہین یہ غیاث اللغت مین لکھا ہی اور لفظ مجرا
بمعنی محسوب بہی ہی جیسا صائب کہتا ہی بیت در من
خاطر نشان بایار بی پروا نشد ؛ خدمت چشم ترم در راہ
او مجرا نشد ؛ اور اختلاف حرکت ماقبل روی کا
او سوقت ہی کہ حرف وصل کی ساتہہ ملی جیسی زیر لفظ
مستی اور ہستی مین اور زبر لفظ دلم اور منزلم مین اور
حرکت وصل جب خروج سی ملتی ہی نفاذ کہتی ہین اور نفاذ

لغت مین آخر ہونی کی معنی پر ہی اور حرکت خروج اور حرکت

مزید کو بہی نفاذ کہتی ہین اور نائرہ متحرک نہین آتا فصل

بیانمین رویکی تعریف کی اور القاب قافیہ کی

سمجہہ لیجئی کہ روی جب ساکن آئیگی اسی مقید کہین گی جیسی نون چمن کا

اور سخن کا اور اگر بسبب حرف وصل کی متحرک ہوجای

اسی روی مطلق کہین گی جیسی نون چمنم کا اور سخنم کا اور دونون

طرح سی اگر ساتہہ کسی حرف کی حروف قافیہ سی جمع نہوا وسیے

مجرد کہتی ہین اور اگر ایک حرف کی ساتہہ ان حرفون مین سیے

جمع ہو اوس حرف کی ساتہہ اوسکو نسبت دیتی ہین مثال

اوسکی چمن اور سخن ہی اس قافئی کو روی مقید اور مجرد

کہتی ہین اور یار اور رہوار کی قافئی مین مقید حرف تاسیس کے

ساتھہ کہین گی اور جان اور جہان مین مقید ردف مفرد کی
ساتھہ کہین گی اور تاخت اور ساخت مین مقید ردف
مرکب کی ساتھہ بولا جائیگا اور جبر اور صبر کی قافیے مین مقید حرف
قید کی ساتھہ اطلاق کیا جائیگا اور روی مطلق بھی جس حرف کی
ساتھہ متصل ہو نسبت اوسکی اوس حرف کی ساتھہ کی جائیگی
اور اسی قیاس پر کہ روی مقید مین کہا گیا روی جس صفت کی
ساتھہ کہ لباس کی گئی ہوگی قافیے کو بھی اوسی صفت کی ساتھہ
ملقب کرینگی چنانچہ سکاکی نی مصباح مین تصریح اسکی اسی طرح
کی ہی حاصل اوسکا یہ ہی تحقیق کہ قافیہ بسبب شمول حرف روی کے
منقسم ہوتا ہی بہ اعتبار حرف روی کی اور بہ اعتبار ماقبل اپنی کے
اور ما بعد اپنی کی پس قسمین اوسکی بہ اعتبار ماقبل کی تین ہین

مردفہ اور موسسہ اور مجردہ اور تقسیم اوسکی باعتبار مابعد

روی کی بشرط اطلاق دو ہین یا موصولہ ہوگا ساتھہ غیر خروج کی

یا ساتھہ خروجکی تمام ہوئی عبارت مصباح کی اور یہان سے

ظاہر ہوتا ہی کہ روی اصل قافیہ ہی فصل بیان عیون قافیونکی

عیبونکی اور وہ کئی طرح پر ہین پہلی طرح یہ ہی کہ روی مقید کو

ایک جگہہ متحرک لائین اور ایک جگہہ ساکن جیسی حافظ کہتا ہی

بیت صلاح کار کجا و من خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

اس عیب کو غلو کہتی ہین اور اگر حرف وصل کو ایک جا ساکن

اور ایک جا متحرک لائین تو اوسکو تعدی کہتی ہین سکاکی نی کہا ہے

کہ اگر یہ طرح موجب خلل بیت کی وزن کا ہو عیب ہی ورنہ انہ

معیوب نہین دوسری طرح اختلاف حرف وصل کا ہی

اور اسی اقوا کہتی ہین یرسی اور معنی اقوا کی یہ ہین خالی ہونا مکانکا
اور محتاج اور فقیر کرنا اور مختلف کرنا قافیونکا حرکتون سی
اور نقصان کسی حرف کا عروض شعر سی اور کسی جگہہ اوترنا
اور دور جانا اور بی رزق ہونا اور خالی ہونا پیٹ کا کہانی سے
اور بہت مال ہونا کذا فی المنتخب یہ طرح مخصوص عرب کی ہی
فارسی مین نہین آئی اسیطرح اختلاف توجیہ ہی مثل گل
اور دل اور اگر روی مطلق آئی اختلاف توجیہ عیب نہین مثال
شعر سعدی نیامد در ایام او بر دلی ؛ نگویم کہ خاری کہ برگ گلی ؛
چنانچہ سکاکی نی کہا ہی کہ بعض اصحاب اس فن کی قائل بسبب کثرت
وارد ہونی اس اختلاف کی اختلاف توجیہ کو عیب مین نہین گنتی
ہین مگر بہتر یہہ ہی کہ اسکو معیوب جانین طرح چوتہی اختلاف حرف

ردف کا ہی جیسا کہ دا؟ و اور د ید کا قافیہ کرین اور یہہ

اشعار فارسی مین مطلق جائز نہین مگر عربی اشعار مین جمع ہونا ان

دونون قافیونکا جائز لکھا ہی اور صاحب مفتاح یون کہتا ہی کہ وہ

ردف کہ الف کی ساتہہ ہو باہم جمع نہین ہوتا دوسری ردف

ساتہہ یعنی واو اور یا کی ساتہہ اسواسطی کہ ردف واو اور یا کا باہم

عربی مین جمع ہونا عیب نہین رکہتا اور اسیطرحسی وہ ردف

کہ ساتہہ واو اور یا مدتین کی ہی جمع نہین ہوسکتا ساتہہ واو

اور یا غیر مدتین کی پانچوین طرح اختلاف حرف رویکا ہی اور

وہ دو قسم پر ہی پہلی یہہ کہ حروف مختلفہ قریب المخرج ہون مثل صباح

اور سپاہ اور غیاث اور داس کی یا ایک عربی اور ایک عجمی ہو

مثل لب اور چپ اور شک اور سگ کی دوسری یہہ کہ بعید المخرج

ہون مثل کرب اور کرنج اور یہہ پہلی والی سی بہی زیادہ تر معیوب

ہی اور شمس قیس کہ استاد اس فن کا ہی اسطرح کہتا ہی کہ جو شعر کہ

ایسی عیب رکہتا ہو اسی شعر نہین کہتی اور اس عیب کا نام اکفا ہی

اکفا بفتح اول وفا بہمزہ وہم جنسونکی معنون پر ہی اسواسطی کہ جمع کفو کی

ہی اور اگر زید دیکہی تو قافیہ کی عیبونمین سی ایک عیب کا نام ہی

بشرطیکہ حرف روی یا قید مختلف ہو اوس صورت مین کہ قریب

مخرج ہون مانند صباح اور سیاہ اور بحر اور شہر کی منتخب سی یہہ

لکہا گیا ہی نوع چہٹی ایطا ہی اور وہ مکرر ہونا قافیہ کا ہی ایک

معنی پر اگر ہر جگہہ دوسری معنی پر لائین حکم مین ایطا کی نہین بلکہ داخل

صنعتونمین ہی چنانچہ ملا اہلی شیرازی کہتا ہی شعر یک بوسہ

ہرگزم لب شیرین بری نداد گوئی نہال عاشقی ما بری نداد

اور ایطا کی دو قسمین ہین خفی اور جلی خفی وہ ہی کہ مکرر ہونا اوسکا
ظاہر نہو مثل آب و گلاب اور دانا اور بینا کی بعضی فصحا نی مکرر
ہونا قافیہ کا امر و نہی مین مانند بیا اور مبیا کی قسم ایطای خفی مین
سی گنا ہی بخلاف نفی اور اثبات کی مثل کرد اور نکرد کی اسواسطی
کہ اگر میم اور یا کو کلمہ میا اور مبیا مین سی جدا کرین مستقل نہین ہیں
اور لفظ کرد اور نکرد اسکی خلاف ہی یعنی یہان مستقل رہتا ہی اور
لفظ ہرا اور نرا اور چرا اور کرا بھی اسی قبیل سی ہی اسواسطی کہ لفظ را
ان سب لفظون مین ایک معنی پر آتا ہی اور یہ قسم ایطای جلی مین سی
ہی پس ایطای جلی وہ ہی کہ تکرار اوسین ظاہر ہو مثل لفظ حاجتمند
اور دردمند اور ستمگر اور فسونگر اور یاران اور دوستان اور آسمین
اور زرین اور گلہا اور باغہا اور مانند انکی اور یہ قسم عیوب فاحشہ مین

سی ہی اور جمع کرنا ایسی قافیون کا ایک بیت مین کسی طرح جائز نہین
ہی چنانچہ سکاکی نی مفتاح مین بیان کیا ہی کہ عیب ایطا کا اوسوقت
ہی کہ مسافت اونکی قریب ہو اگر قصیدہ بڑا کوئی موزون کری
اور مسافت اون قافیونکی دور و دراز ہی تو وہ معیوب نہین ہی
اور ایطای جلی کو شعرای عجم شایگان بہی کہتی ہین اور معنی اسکی
لغت فارسی مین کام کرنا بی مزدوری ہی اور ساتوین قسم
عیوب قافیہ مین سی تضمین ہی اور وہ اصطلاح مین اس فنکی
وہ ہی کہ قافیہ موقوف ہو بیت مابعد پر اور سکاکی نی اس قسم
کو عیوب مین سی گنا ہی مثال اسکی رباعی سی امیر خسرو دہلوی
کی ظاہر ہوتی ہی رباعی درحسن کسی بتو نماند الا خورشید کہ
ہر صبح بسوی آید تا خدمت کند و پائی تو بوسد اما نائی تو بسوی

آن کہ تا بوسد پا   نوع آٹھوین یہ ہی کہ قافیہ تغیر پاوی بسبب زیادتی

کی یا نقصانکی یا بسبب اختلاف اون حرفونکی کہ تکرار اونکی قافیہ مین

واجب ہی لیکن اگر اوس تغیر کی طرف شاعر نی اشارہ کر دیا ہو تو عیب

نہین ہوتا ہی چنانچہ آذری کہتا ہی شعر   کنار شام گرفتہ گردش قضا و قدر

زبام چرخ بیفتاد خسرو خاور   اس قصیدہ مین بعد کئی بیتونکی قافیہ کو

تغیر دیکر اشارہ اسطرح کیا ہی شعر بنا ہی قافیہ را یک الف زیادہ کنم

بشرط آنکہ نگیرند خردہ اہل ہنر ؛ سوال کردم ازان نور دیدہ اہرا

کہ ای بذات تو آوردہ کائنات قرار ؛ حاصل اسکا یہ ہی کہ شاعر

جس عیب کیطرف اشارہ کری وہ عیب عیب نہین ہوتا نوع نوین

تکرار قافیہ معمول کی ہی اور قافیہ معمول اوسکو کہتی ہین کہ شاعر تصرف

شایستہ کرکی اوس قافئی کو بہم پہونچائی اور یہ تصرف دو قسم پر ہی

پہلی قسم یہ ہی کہ ایک لفظ کو دوسری لفظ کی ساتہہ ترکیب دیتی تا قافیہ ہو

ے مین میر شمس الدین فقیر کی ہی بیت آتش زدہ ام

پروانہ ٭ دان شمع جہان فروز را پروانہ

ہی کہ ایک لفظ کو دو حصی کرین آدہا اوسمین سے

ہا اوسمین سی ردیف چنانچہ ان دو بیتونمین

میر شمس الدین فقیر کی ہی شعر ہر قدر او عتاب و ناز آرد

دل بیچارہ ام نیاز آرد ٭ بہ کہ ان دلربا برغم رقیب ٭

بعد ازین خاطری نیاز آرد ٭ اور ان دونون قسمون کو

محسنات مین سی قافئی کی شمار کیا ہی لیکن اگر مکرر انہین قافیونکو

بی فاصلہ لائین تو داخل عیب مین ہوتا ہی فصل بیانمین ردیف

کی ہی ردیف اور حاجب لغت مین عربی کی اون دو آدمیونکو

کہتی ہین کہ ایک گھوڑی پر سوار ہون اور اصطلاح مین اوس کلمے

مستقل کا نام ہی کہ جو بعد قافئی کی آخر مصرع مین یا آخر بیتون مین مکرر

ذکر کیا جائی خواہ وہ ایک کلمہ ہو خواہ زیادہ ایک کلمی سی اور خواجہ

نصیر الدین طوسی علیہ الرحمہ نی معیار الاشعار مین کہا ہی کہ اعتبار کرنا

ردیف کا فقط مکرر ہونا لفظ کا ہی معنی کا یعنی مکرر ہونا معنی کا

معتبر نہین ہی اگر ردیف تمام قصیدی کی ایک معنی پر لائین یا کئی

معنو نپر یا بعضی ردیف معنی رکھتی ہو اور بعضی نہ رکھتی ہو یہ اسطرح ہی

کہ بعضی ردیف بنفسہ ہو اور بعضے مرکب جزو رکھتی ہو

جائز ہی اور اوسی معیار الاشعار مین محقق طوسی علیہ الرحمہ نی

کہا ہی کہ مقدار ردیف کی معین اور مقرر نہین اسواسطی کہ اگر تمام بیت

قافئی اور ردیف سی ملی ہوئی ہو تو جائز ہی چنانچہ یہ رباعی

ملا حسن کاشی کی مطابق اس قول کی ہی رباعی با من بودی
منت ننہد انستم :: با من بودی منت ننہد انستم :: رفتم
چو من از میان تو گشتی پیدا :: تا من بودی منت ننہد انستم
اور اختلاف ردیف کا شعر مین لفظاً اصلا جائز نہین ہے
مگر اوس صورت مین کہ کچھ اشارہ اوسکا شعر مین پایا جائی
جیسی کمال اسمعیل کہتا ہی بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار می آمد
نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد :: پہر کئی بیتونکی بعد اس ردیف کو
بدل ڈالا اور جتا دیا ہی ز بہر فال ز ماضی شدم بمستقبل
کہ بر انام چنین خوشگوار می آید :: زہی رسید بجائی کہ پیش خاطر تو
ہمان نہان سپہر آشکار می آید :: جان لیجی کہ اگر ردیف
کو درمیان دو قافیونکی لائین اوسی حاجب کہتی ہین اور یہ طرح

داخل صنائع لفظی ہی مثال اسکی ان دو رباعیونسی امیر خسرو کی

معلوم ہو جائیگی رباعی ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت

سست ہست عدو تا تو کمان داری سخت حملہ سبک آری و

گران داری لخت پیری تو بدانش و جوان داری بخت

ایضا ای گوی زنخ سخن زکویت گویم وی موی میان زعشق مویت

مویم گر آب شوم گذر بجویت جویم ور سرو شوم پیش

رویت رویم پہلی رباعی مین لفظ داری کا حاجب آیا ہی

اور دوسری رباعی مین حرف وصل تی حاجب ہی ور ردف الف

اور حاجب مین تقدم اور تاخر ہی یعنی ردیف بعد حرف اصلی

قافیہ کی آتی ہی اور حاجب پہلی اوسکی لیکن اس سی عام ہی کہ

دو قافیونکی درمیان مین ہو یا زیادہ اوس سی یعنی ایک قافیہ

کی پہلی ہوگا جیسی کہ امیر خسرو کہتا ہی رباعی الله بفریاد

من بیکس رس ؛ لطف و کرمت یار من بیکس بس ؛ ہر کس

بکسی و حضرتی بیسازد ؛ جز حضرت تو ندارد این بیکس کس

لفظ بیکس حاجب ہی اور تکرار اسکی بعینہ واجب ہی اور عطاء الله حسینی نے

اپنی رسالی مین کہا ہی کہ تکرار اسکی واجب نہین بلکہ مستحسن ہی

عبارت اونکی یہ ہی ور عایت تکرار حاجب واجب نیست

بلکہ مستحسن است جمیع حمد ثابت ہین واسطی الله کی کہ یہ مختصر مفید

بدلخواہ تمام تمام ہوا طالبان فضل و ہنر اگر چشمہ زلال عبارت مین

اسکی غوطہ زن ہون امید یہ ہی کہ گوہر شہوار مقصود بی زحمت ہاتہہ

آئی قافیہ سنجان بازار سخنوری اگر زیادتی لفظونمین اس رسالی کی

پائین حمل اونپر نا سنجیدگی مؤلف کی نہ کرین اور دامن عفو سی چہپائین

تاریخ رسالہ تصنیف جناب حضرت سلطان عالم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

من تصنیف منشی مظفر علی بہادر جنگ

شمس الدین در عروض کردہ تحریر
از ترجمہ شاد فزودش توقیر

تاریخ چنین کرد رقم کلک اسیر
از شاہ زمانہ زندہ شد نام فقیر

سنہ ۱۲۶۸

تاریخ دیگر از ہلال

نام خدا کرامت و اعجاز ہی کلام
بی مثل ہی نتائج افکار بی نظیر

اردو ہوا رسالہ عروض فقیر کا
ہی نظم عاشقانہ کی مانند دلپذیر

پیدا ہی ایسی بلی ہین اسد ہی تازگی
باہر ہین اپنی جامی سی طفل و جوان و پیر

گلبانگ کلک خاص نی شہرت اڑا دی
ہی مرغ روح بلبل شیراز ہمصفیر

اختر جو ہی تخلص اقدس یہ نور ہی
شہرہ ... رشک ...

تالیف کی جو سال کو ڈہونڈہا ہلال نی

عیسی بی اوسکو چرخ چہارم سی بی ندا
شاہ شہان ہند بی زندہ کیا فقیر

سنہ ۱۲۶۹

تاریخ دیگر مشتمل بر تاریخ سال طبع رسالہ از ہلال

واجد علی اختر شہ اقلیم فصاحت
گردید چو سکہ زن اردوی معلی

تصنیف فقیر یکہ عجب جنت کمن داشت
بخشید چو پیراہن اردوی معلی

چون نظم لالیست ہمہ نثر مسلسل
ہر صفحہ شدہ معدن اردوی معلی

پیرایۂ نو یافتہ در مطبع شاہی
مطبوع شد این مخزن اردوی معلی

تاریخ رقم کرد ہلال از سنہ ہجری
شد طبع چنین گلشن اردوی معلی

سنہ ۱۲۶۹

تاریخ تصنیف رسالۂ شاہی از قبول

زین نہر داشت
در شعر یادگار جلال اسیر را

کرده عروض و قافیه در فارسی رقم	تا فائده دهد شعرای خبیر را
شاه بلند فکر پی نفع خاص و عام	اردو نمود آن رقم دلپذیر را
حل معنی رساله بطوری نمود شاه	کافی شدست جمله صغیر و کبیر را
اکنون نماند حاجت تحقیق اوستاد	هادی شد این رساله دل نکته گیر را
الفاظ کهنه اش متبدل شده ز نو	گردید رتبه ولی فقیر حقیر را

تاریخ طبع کرد قبول اینچنین رقم
ملبوس داده نوشته اقدس فقیر را
۱۲۶۹

قطعه تاریخ طبع رساله موصوف از فکر قبول

ای زهی نور علم سلطانی	مهر معنی شدست هاله شاه
کرد اردو کلام شمس الدین	شاعران گشته ا...

سال تاریخ آن رقم ...

	لا عدیلست این رساله شاه ۱۲۶۸	

نام مبارک مشتمل بر تاریخهای تصنیف و طبع رساله

ارشاد خاقانی		تربیتنامه سلطانی
سنه ۱۲۶۸ تسویة الاذهان سنه ۱۲۶۹		سنه ۱۲۶۸ تهذیب الاصل سنه ۱۲۶۹

حکم اختر

سنه ۱۲۶۹

الحمد لله و المنة که رساله ارشاد خاقانی تصنیف مبارک حضرت ... الدین سکندر جاه پادشاه عادل قیصر زمان سلطان العالمین ... خلد الله ملکه و سلطنته و افاض علی العالمین

بره واحسانه باهتمام کپتان مقبول الدوله مرزا محمد مهدی علیخان بهادر قبول

بتصحیح خانه زاد امیر علیخان هلال وبقلم خانه زاد محمد خورشید باتمام رسید